بیمن عون معین مطلق و فیض توفیق خدای اکبر

لله الحمد والمنہ کہ درین ہنگام فرحت فرجام بفضل حضرت ملک العلام این نسخہ عجیبہ غریبہ مسمے بہ

براہین سنیہ

بمقام لکھنؤ بہ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۵ ہجری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین
و ولیہ علی امیر المومنین و عترتہما المعصومین اما بعد واضح ہو
کہ یہ ایک رسالہ مختصر موسوم براہین بتبہ زبان ہندی میں واسطے نفع عام
مومنین کے فضائل اور مناقب امام المتقین یعسوب الدین حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور سائر اہلبیت طیبین معصومین صلوات
اللہ علیہم اور حالات بعض حضرات مشائخ کبار اور اصحاب با دولت
و اقتدار میں تالیف کیا گیا اور اس رسالہ میں دو امر کا اہتمام اور
التزام ہے اول یہ کہ تمام تر نقل و استدلال ہے احادیث کتب
معتمدہ اور صحاح مستندہ اور تفاسیر معتبرہ اور مصنفات مطولہ اور
مختصرہ اکابر محدثین اور اعاظم متکلمین اور اجلاء مفسرین اور
احاذق مورخین اہل سنت و جماعت سے دوم مولف نے کوئی
کلمہ تعصب کا نہیں لکھا ہے بلکہ منقولات کبراے موثقین اور ارشادات

علمائی آئمہ دین اہل سنن کو نقل کر دیا ہے اور یہ رسالہ مرتب ہوا دو مقصد
اور خاتمہ پر واللہ الموفق المعین **مقصد اول فضائل میں** جاننا
فضائل حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں آیات
قرآنیہ اور احادیث کتب معتبرہ اہلسنت میں اس کثرت سے منقول اور
وارد ہیں کہ اگر بعض اونمیں سے مذکور ہوں تو ایک کتاب مبسوط مرتب
ہو جاتے پس بلحاظ مناسبت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایات
بطور نمونہ کے مثل چند قطروں کے بحر ذخار سے اور چند لفظوں کے
دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہیں از انجملہ جب پیغمبر آخر الزمان نے حجتہ
الوداع سے مراجعت فرمائی یعنے اوس حج سے جسکے بعد پھر حج نہ کیا
بعد اوسکے دو مہینے کئی روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اثنا
راہ میں اٹھارہویں ذیحجہ کو یہ آیت نازل ہوئے یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک
من الناس یعنے اے رسول خدا پہونچا خلایق کو وس چیز کو کہ بھیجے گئی تجکو
تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کریگا جو کچھ کہ ساتھ اوس کے
امر کیا گیا ہے اور نہ پہونچا ویگا تو اوسکو خلق کے تئیں پس نہ پہونچایا
ہوگا تونے پیغام پروردگار کو اپنے اور ادا نہ کی رسالت نہ کی ہوگی
تونے اور خدا نگاہ رکھے گا تجکو آدمیوں سے پس اوس وقت حضرت
نے مقام خم غدیر میں مقام کیا باوجود اوسکے کہ اوترنا قافلہ اور مسافروں کا
اور بے جگہہ متعارف نہ تہا اور بنا بر حکم حضرت کے پاک کی گئی کانٹے

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ جب اسکے کہ متفرق ہو گئے
تھے اور وہ وقت دوپہر اور دھوپ کی شدت کا تھا جب ارشاد حضرت کے
اونٹون کے کجاؤن سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اوسپر حضرت
تشریف لیگئے تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں اور ایک خطبہ طولانی پڑھا
اور اوس خطبہ مین خلائق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور ترغیب
دی لوگون کو تمسک و اطاعت قرآن مجید اور اہلبیت طاہرین کیطرف پس
فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنے آیا مین نہین ہون اولیٰ بتصرف
تم لوگون کے ذاتون سے جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب نے کہا کہ ہان ایسا
ہی ہے پس حضرت نے بازو مرتضیٰ علے کا پکڑا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکھا
لوگون نے سفیدی زیر بغل رسولخدا کو پس فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنی جس شخص کا مین مولیٰ اوسکا ہون
پس علے مولیٰ اوسکا ہے یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے
علے کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علے کو اور مدد کر اوسکی
جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علی کو بعد اسکے
فرمایا اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ یعنے آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے
اس خبر کو جو تم لوگون سے حاضر ہے اوس شخص کو جو غائب ہے پس اوسی
وقت نازل ہوے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج کے روز کامل کیا مینے واسطے تم

تفسیر ثعلبی سے اور جزو چہارم سرقات الشعراء ابی عبد اللہ مرزبانی
اور شرح التجرید ابو الفرج اور کتاب موضح حافظ ابو الفتح اور فصول
المہمہ ابن صباغ اور مشکوٰۃ اور تفسیر نیشاپوری اور مطالب السئوال محمد
بن طلحہ اور حلیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المتعبدین عمر بن الخضر الملا کہ اور
روضۃ الاحباب جمال الدین اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اور
مرآت الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب اعتقادیہ
قاضی زادہ اور روایات بیہقی اور زہری اور طبرانی اور دار قطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور با بن عقدہ
کہ اس نے ایک سو پچیس طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نام
بعض ان راویوں کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہے
یہ ہیں امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابو بکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبد الرحمن
بن عوف سعد بن مالک عباس عبد المطلب امام حسن امام حسین عبد اللہ
ابن عباس عبد اللہ ابن جعفر عبد اللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابو ذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جنادہ
خزیمہ ابن ثابت انصاری حذیفہ ابن الیمان عبد اللہ ابن عمر سرا ابن حارث
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جبلہ ابن عمر انصاری زید ابن حارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبد اللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

عامر ابن ابی لیلی انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن ثابت انصاری
مالک ابن حویرث حذیفہ ابن رسید غفاری ثابت ابن ودیعہ انصاری
ابوہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمرو کندی عقبہ
ابن عبد اللہ ابن بشیر مازنی سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقای خزاعی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابی طالب
عائشہ جریر ابن عبد اللہ بجلی ابو سعید خدری ارطاۃ ابن حاتم زید ابن
ارقم جابر ابن سمرہ اسامہ بن زید وحشی ابن حرب ابو الحمراء خادم رسول
اللہ عامر ابن واثلہ عبد اللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشر مازنی یا وذر
عطا ہمدانی سے منقول ہی کہ کہا اونسے کہ مین نے اس حدیث کو
دو سو پچاس طریق سے روایت کیا ہی اور ابن کثیر شامی نے تفسیر
کبیر مین لکھا ہی کہ دیکھا مین نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم مین کہ جمع کیا تھا اوس کتاب مین روایات حدیث غدیر
کو اور نقل کیا کہ ابو المعالی جوینی شافعی کہ مشہور بامام الحرمین ہی
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد مین ایک کتاب دیکھی مین نے
صحاف کے ہاتھ مین اور اوس کتاب مین حدیث غدیر کی روایتیں لکھی
تھین اور پشت پر اوس کتاب کے لکھا تھا کہ المجلد الثامن والعشرون
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے اٹھائیسوان جلد ہی
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور بعد اوسکے انتیسوان جلد

بھی رسولخدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہی جیسا کہ احمد حنبل اور ابن
مغازلی اور اخطب مردویہ اور ذہبی نے باسناد صحیح بریدہ بن حصیب سے
روایت کی ہی پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ معتمدہ کثیرہ مصنفہ پیشوایان
اہل سنت اور اخبار وافرہ متواترہ مستدلہ پیشوایان اس فرقہ کے تواتر
حدیث من کنت مولاہ الخ کا ظاہر اور روشن ہی اور انکار کرنا اسکے متواتر
ہونے سے منکر ہونا ہی تواتر سے کل اخبار متواترہ کے مخفی نہ رہے کہ بعض
علماء اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہی کہ حاصل ہوتا ہی تواتر پانچ شخص
کے خبر سے اور بنا بر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس
شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہی کہ عدد ہائی مخصوص معین نہیں
ہیں کبھی عدد ہائی مذکورہ سے اور کبھی انسے زیادہ سے تواتر حاصل
ہوتا ہی پس اس حدیث غدیر میں بنا بر ہر قول کے بلاحظہ کثرت اخبار
متواترہ احتمال عدم تواتر ہو نہیں سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علامت ہی
عدم اطلاع کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جزری شافعی نے کتاب اسنی
المطالب میں بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہے
بہت راویوں سے اور متواتر ہی رسولخدا سے اور روایت کیا ہے
اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہیں ہی اوسکے سخن پر جو اطلاع نہیں رکھتا علم
حدیث پر اور لکھا ہی کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسولخدا کا ہی خطبہ
روز غدیر میں حق علی ابن ابیطالب میں اور ابن مغازلی نے بعد
روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہی ابی محدث ابوالقاسم [illegible] بعد

سے کہا وسنے کہا ہذا حدیث صحیح عن رسول اللہ یعنے یہ حدیث صحیح ہی پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہی اس حدیث غدیر خم کو رسولخدا سے قریب سو نفر نے
کہ منجملہ اونکے عشرہ مبشرہ ہین اور یہ ایک حدیث ہی ثابت اور واقع اور ابن
حجر نے صواعق مین لکھا ہی کہ یہ ایک حدیث صحیح ہی اور شک نہین ہی اسکی صحت مین اور سندین
اسکی بہت بہت ہین یا ہین ثقات اور سکی تخریج یہ جو کہ منکر ہی اس حدیث کا ہی اور امام غزالی
نے دعوی اجماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہی جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین مین لکھا ہی کہ صحت پہنچا ہی علی متن الحدیث فی یوم الغدیر خم
باتفاق الجمیع یعنے جمع ہوے سب لوگ اوپر صحت متن اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس ثابت ہوا کہ انکار کرنا کسی شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے درحقیقت انکار کرنا ہی روایات اور کتب اور اقوال
اپنی آئمہ دین اور اجلا محدثین اور مشائخ معتمدین کے اور موجب اسکا ہی
کہ کسی حدیث پر اعتماد نکرین کہ ہرگاہ اسقدر راوی کثیر اور اقوال کثیرہ
پیشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ مین جمع کثیر صحابہ رسولخدا سے کہ انکے
اعتقاد مین سب صادق اور عادل ہین روایت کئے ہون اور اکابر
مثل ابن مغازلی اور شیخ جزری اور ابن حجر اور ابن صباغ اور امام
غزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کی تصریح اور تحقیق
بلیغ کئے ہون ہنوز محل کلام کا ہو تو پھر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد
رہ سکتا ہی واللہ یہدی من یشاء اب مخفی نرہے کہ کتب لغت مین معنی
لفظ مولا کے ناصر اور محب اور ہمسایہ اور پیاد بردہ اور ابن عم اور آزاد

قول رسول اللہ اور قول عمر مین مختلف المعنے سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر
معقول ہے دوسری تہنیت کا بخ بخ کہنا عمر کا کہ یہ کلام تہنیت اور
مبارکباد کا ہے پس دوسرے معنے کے فرض کرنے مین یہ کلام صورت
نہین رکھتا تیسرے روایت ابن مغازلی کتاب مناقب مین کہ جو شخص
کہ روزہ رکھے اٹھارہوین ذی الحجہ کو لکھا جاے واسطے اوسکے روزہ
ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہے کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی ابن
ابیطالب کا اور کہا الست بالمومنین من انفسہم الی آخرہ اسی معلوم
ہوا کہ اسقدر ثواب روزہ رکھنے کا کسی امر عظیم کے وجہ سے ہے
جیسا کہ ستائیسوین رجب کو کہ بعثت اور رسالت رسول خدا کے ہونے
سے ثواب روزہ کا عظیم ہے پس وہ امر عظیم سوا امر اولی بتصرف اور
نصب امامت اور خلافت کے متحمل دوسرے معانی کے ساتھ نہین
ہو سکتا چوتھے کیفیات عدیدہ یعنے مقام کرنا رسول خدا کا منزل غیر
معارف تا قلہ مین دن دوپہر شدت گرمی کے وقت مین اور پھیرنا اور
جمع کرنا لوگون کا جو متفرق ہونے لگے تھے اور منبر بنانا کجاوون سے
ببول کے درخت کے نیچے اور خطبہ بہت طولانی پڑھنا اور خبر دینے
اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنی لوگون کو تمسک
ہونے کے ساتھ قرآن اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضی علی کا اور
بلند کرنا ان امور دلالت کرتے ہین کہ رسول خدا کو امر عظیم منظور تھا اور
اگر اوس حضرت کے امر و ترغیب وغیرہ ہوتے تو اس اہتمام شدید کے

کیا ضرورت تھی ناصر و محب ہونا واسطے مرتضی علی کے تو ایسا امر بدیہی
نہیں کہ موجب زیادتی اور افتخار کا ذکر ہوا آخر النا اور بھی اسپر
اسواسطے کہ سب مومنین ناصر و محب باہم ایک دوسرے کے ہیں جیسا کہ
حق تعالی نے قرآن مجید میں خبر دی ہے کہ والمومنون والمومنات بعضہم
اولیاء بعض یعنے مومنین اور مومنات بعضے انمیں دوستدار اور
ناصر بعضے دوسرے کے ہیں اور یہ جو کمال اطاعت امیر المومنین کی
نسبت برسولخدا اور فدا شدن اسکی اور جہاد کرنے اونکے ساتھ
کفار کے یہ امر کسی سے پوشیدہ نہ تھا کہ امیر المومنین محب اور ناصر اون
لوگون کے ہیں جنکے رسولخدا محب و ناصر ہیں یہ کیا بات تھی کہ
رسولخدا ایسے حالت اور ایسے روز میں ایسے مقام اور اتنا اہتمام سے
ایسے امر کم فائدہ کی خبر دیتے ہیں کہ اونمین ہو سکتے انکا مولیٰ کا
مگر اولی بتصرف ہونا جسکا پیچھے ہیں تھا وہ عرب میں استعمال لفظ
مولی کا یعنے سردار اور مطاع اور اولی بتصرف کے ہے اور یہ بات
نہایت شایع اور ظاہر ہے اون لوگون کے نزدیک کہ جو لوگ تتبع اور
ادراک کلام اہل عرب کے اطلاع رکھتے ہیں جیسا کہ کلام [illegible]
کا مذکور ہو چکا پیچھے بعد فرمانا رسولخدا کا فقرہ الست اولی بکم من
انفسکم یعنے نہیں ہوں میں اولی بتصرف تم لوگون کے ذاتون سے
بعد اسکے کہنا لوگونکا کہ ہان ایسا ہی یا رسول اللہ بعد اسکے فرمانا
حضرت کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے پس جو شخص کہ ہوا مین

مولا اور سکا یہی ہے جو مولا اوسکو سمجھا دلائل قائمہ سے ہی کہ یقینا اور
جو یا فقرہ فمن کنت مولاہ میں کہ فرع ہو موافق پہلے فقرہ الست
اولی بکم کے کہ اصل ہے معنے مولی کے اولی ہوا و خلاف اصل کے
فرع میں نہ ہوسکے معانی لیکن عجب اور ناصر وغیرہ کے ذہن میں
نہیں آسکتے مثلاً اگر لفظ اردی شیر کے دو معنے ہیں ایک پھاڑ کھانیوالا دوسرا
مرد دلیر اگر کوئی شخص لوگون سے پوچھے کہ فلان جنگل میں شیر ہی
اور وہ لوگ کہیں کہ ہان ہی لیکن اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
کو میرے پاس پکڑ لاوے اوسکو میں انعام دونگا یقین آتا ہی
کہ جو شخص سنیگا سمجھیگا کہ مراد پھاڑ کھانیوالا ہی اور احتمال دوسرے کا اوسکے
دل میں نہ گذریگا پس ظاہر ہوا کہ بلا ملاحظہ سے فقرہ الست اولی
بکم کے سوا یقین کرنے معنے اولے کے احتمال دوسرے معنونکا ہو
نہیں سکتا اثنا میں طلب شہادت کرنا مرتضی علی ع کا لوگون
سے قسم دیکے بروز شوری اور مقام رحبہ میں بہ نسبت سننے اس
حدیث کے رسولخدا سے بروز غدیر اور ادا سے شہادت کرنا لوگونکا
کہ ہم نے سنا کو اس روز رسولخدا سے چنانچہ جیسا کہ احمد حنبل نے مسند
میں اور اخطب خوارزم اور ابن مغازلی اور ابن مردویہ نے
اپنے اپنے کتاب مناقب میں لکھا ہی آٹھوین علاوہ روز غدیر
کے بھی اولے فرمانا رسولخدا کا امیر المومنین ع کو جیسا کہ روایت
ابن مردویہ میں ہی کہ فرمایا رسولخدا نے ان علیا اولی الناس بکم

بعدی اور احمد حنبل نے بنا بر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہی کہ
رسولخدا نے فرمایا لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی
یعنے بد نکہو علی کو کہ تحقیق وہ مجہسے اور مین اوس سے ہون اور وہ
اولی بتصرف ہی تم لوگون مین بعد میرے اور ترمذی اور حاکم نے
روایت کی ہی عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا ما تریدون
من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی یعنے
کیا چاہتے ہون تم علے سے کہ تحقیق علے مجہسے ہی اور مین اوس سے
ہون اور وہ اولی بتصرف ہی ہر مومن کا بعد میرے اور سابقا
کلام مین مذکور ہوچکا کہ ولی اور والی ایک معنے رکہتے ہین اور
سوا اسکے دوسرے الفاظ بہی ہم معنے اولے بتصرف کے رسولخدا
نے حق امیر المومنین مین ارشاد فرمائے ہین جیسا کہ ابن مردویہ
نے کتاب مناقب مین باسناد انس بن مالک کے لکھا ہی کہ رسولخدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیی ووزیری وخیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یودی عنی دینی وینجز موعدی
یعنے ای سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وصی میرا اور بہتر
اوس سے کہ جسکو چہوڑون مین بعد میرے علی ابن ابیطالب ہی
کہ احکام دین کو میرے پہونچا دیگا اور وعدہ کو میرے بجا لاویگا
لیکن تفسیر وافضح معنے اولے بتصرف پر آیہ تعرفیہا ایہا الرسول
بلغ الخ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر مین

چاہیے کہ ہوا کرتا تھا اور اُسکو غدیر خم کو یعنی اوسکا مقام غدیر خم مین
پہلے یعنی علی کو کہ خوشی ہمارے اسکین کے تو بعد ہمارے کا ظاہر
ہونا ہو اور روایت کیا حسان و شعر ویت کہنے دوسرے شعرا
کے اخطب خوارزم نے مناقب مین ساتھ اسناد کے ابی سعید خدری
سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولاہ الخ فرمایا روز
غدیر خم حسان نے باذن اور حکم رسولخدا کے اشعار تہنیت کے کہی
اور ذکر کرنا اون سب شعرون کا اور مذکور کرنا اور قصاید شعرا
فصحای عرب کا اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہے
تیرھوین روایت کرنا اخطب کا باسناد عبد الرحمن ابن لیلی سے
اور اوسنے اپنے باپ سے کہ ہمروی روز غدیر خم مین رسولخدا
نے کہ علی مولی ہر مومن اور مومنہ کا ہے اور کہا خاص علی
سے کہ انت امام کل مومن و مومنة بعدی یعنے تو ہے امام ہر مومن
اور مومنہ کا بعد میرے اور یہی اخطب نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و
مومنة بعدی یعنے تو ہے اولی بتصرف ہر مومن اور ہر مومنہ کا
بعد میرے چودھوین قول ابن مغازلی کا بعد اقرار صحت اس
حدیث کے کہ مین نہین جانتا کسواسطے مخصوص ہوئے علی ابن ابیطالب
ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرا اوسمین شریک نہو
پندرھوین قول محمد ابن طلحہ شامی شافعی کا مطالب السؤل

مین کہ لفظ من کا افادہ عموم کا کرتا ہی دلیل اسپر ہی کہ جو شخص کہ رسولخدا آمر ہین
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی ایسا ہی ہی اور یہ حدیث
صریح ہی اسباب مین کہ رسولخدا نے علی کو مخصوص کیا ہی ساتھ اس درجہ
اور منقبت کے کہ کوئی شخص جانب رسول سے ساتھ اس درجہ کے
بہرہ مند نہین ہوا حسد ملعون قصہ حارث بن نعمان فہری اور ملخص اس روایت
کا یہ ہی کہ ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین اور اعاظم محدثین اہل سنت سے ہین
تفسیر مین اس آیت کے سال سائل بعذاب واقع کے روایت کی ہے
کہ جب خبر اس ارشاد رسولخدا یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور منتشر ہوے اور سنا اسکو حارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار قبیلہ فہر کا تھا شتر پہ سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر سے
اوتر کے خدمت رسولخدا مین آکے منازعت آغاز کی اور کہا اے محمد
ہمکو ساتھ وحدانیت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہمنے بعد اسکے تم ان چیزون پر راضی نہ ہوے
یہانتک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تمنے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسولخدا نے فرمایا قسم ہی اوس خدا کی کہ
نہیں ہی خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کی طرف سے تھا پس حارث پھرا اور
شتر کی طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھ محمد کہتے ہین اگر حق ہی تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر مجھپر گرے کہ مجھکو اسبات کے سننے کے
تاب نہین ہنوز حارث اپنے شتر تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

اوسکے سر پر گرا کہ اوسکے مقعد سے باہر نکل آیا پس نازل ہوئے یہ آیت سأل
سائل بعذاب واقع لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنے طلب کیا
ایک سایل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہونیوالا ہی واسطے کافرون کے
کوئی نہیں اوسکو دفع کرنیوالا نہین ہی اوس خدا کہ ہے کہ صاحب آسمانونکا
ہی پس ظاہر کہ یہ عنایت حارث سے بسبب ولی تصرف ہونے امیرالمومنین
کے ظہور مین آیا ستر ہوین غزالی نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت
ہین کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین لکھا ہی کہ لکن اسفرت الحجۃ وجہہا
وجمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم الخم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت
مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای
ومولا کل مومن ومومنۃ وقال بعد اذ الک ہذا التسلیم ورضی وتحکیم ثم
بعد ہذا غلب الہوی فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح
الامصار وسقاہم کاس الہوی فجملہم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف الاول
فنبذوہ وراء ظہورہم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون یعنے لیکن
روشن ہوئی وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جمہور نے اوپر حدیث غدیر کے
کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہے
اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہین اے علی تم مولی ہوئے میرے
اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہا یہ تسلیم اور رضا ہی ولایت
علی کی اور گردن جھکانا ہی حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم اور انقیاد کے
غالب ہوئی خواہش ریاست اور شوق اوٹھانے ستون خلافت کا اوس

پرچمون کا علمون کے اور لپٹنا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا چلنے
کے وقت اور نشانونکا چلنا آگے اور پیچھے اور مشتبک نظر آنا اوس ہیئت حاصلہ
کا جو چلنے سے اور وضع دست و پا سے گھوڑونکے معلوم ہوتے ہے
اور شوق فتح کرنے شہرونکا اور رالپیچ سے ان امور کے اوس جماعت کو جام
شراب ہوائے نفس پلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اونسے لیا اور پہر گئے حالت کو
کہ جسپر قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خرید کیا
ساتہ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جسکو
خرید کیا اونہون نے فقط پس مخفی نرہی کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکورہ ہے
بالاستقلال یعنے بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے
کہ مراد مولے سے اولی بتصرف ہی ہیجا سے بلاخطہ مجموع ان وجوہ کا اور
ہرگاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے بتصرف ہی تو لاریب
علی ابن ابیطالب بعد رسولخدا کے خلیفہ اور امام ہین اسواسطے کہ مراد خلافت
سے نہین ہے مگر اولی بتصرف ہونا امت مین بار شاد خدا اور رسولخدا صلے
اللہ علیہ و آلہ انا از نجملہ تفسیر ثعلبی اور مناقب خطیب خوارزم اور صحیح نسائی
اور جمع بین الصحاح الستہ اور مناقب ابن مغازلی مین ہے کہ جب علی ابن ابیطالب
نے حالت رکوع مین انگوٹھی سائل کو عطا کی تو اونکے شان مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنے نہین ہے ولی تمہارا مگر خدا اور رسولخدا
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو

گواہ ہیں حالتیں کہ رکوع میں لیے ہیں اور سیوطی اور فخر رازی اور نیشاپوری
اور ابن البیع اور واحدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ اور
مولف مصابیح وغیرہم مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
اعمش اور عتبہ ابن حکیم اور غالب ابن عبداللہ اور قیس ابن ربیع اور
عبایہ ابن ربعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہم سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت شان مرتضیٰ میں نازل ہوئی ہے اور ثعلبی نے روایت کی ہے اور مضمون
اوسکا یہ ہے کہ جب علی نے انگوٹھی سائل کو رکوع میں دی تو رسول خدا
نے بعد فراغ نماز کے سر آسمان کی طرف کیا اور کہا اللہم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری یعنی
اے خدا کشادہ کر میرے سینے کو اور آسان کر مجھ پر میرے کام کو اور
وزیر کر واسطے میرے اہلبیت سے کہ وہ علی ہے اور قوی کر اوس سے
میری پشت کو اور ابھی تمام نہیں کیا تھا رسول خدا نے کہ ناگاہ اوترا جبرئیل
جبرئیل اور کہا اے محمد پڑھو انما ولیکم اللہ الی آخر آیۃ اور [illegible] نے
مواقف میں اعتراف کیا ہے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اوپر اسکے کہ مراد الذین آمنوا سے
اس آیت میں علی ہیں اسواسطے کہ یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی
جس وقت کہ انگوٹھی کو سائل کے تئیں دیا نماز میں حالت رکوع میں اور اسیطرح
علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد میں اور ملا علی قوشجی نے شرح تجرید میں اقرار
کیا ہے کہ باتفاق جمیع مفسرین کے یہ آیت شان علی میں نازل ہوئی ہے وقت
عطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو حالت رکوع میں اور آنحضرت نے [illegible]

اور مناقب ابن مغازلی اور صحیح مسلم مین مذکور ہی اور صراط المستقیم مین کہ تصانیف
شیخ ... زیبان سے منقول ہی کہ اگر چاہو کہ بلندی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین
کو درگاہ الٰہی مین اور قدر اور منزلت اوس مسند نشین تخت سلونی کو معلوم
کرو تو چاہیے کہ تفسیر قل انّنی ہدانی ربّی الی صراط مستقیم مین تامل کرو کہ مفسرین
علماء اور محققین عرفاء نے کہا ہی کہ مقصود الٰہی اس خطاب سے یہ ہی کہ کہہ اے
محمد کہ تحقیق کہ مجکو ہدایت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب
کے اور یہ مرتبہ بالاترین مراتب ممکنہ بشر کے ہی کہ حضرت خاتم انبیاء بامر
الٰہی اظہار ایسے مرتبہ علیؑ کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کرمانی شافعی نے
اپنے کتاب مین نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم سجدہ شکر مین فرماتے
تھے الٰہی بحق علی ولیک اغفر لامتی یعنے اے خدا بحق علی کہ ولی تیرا ہی
بخش دے میری امت کو کہ علی ولی تیرا ہی اور اخطب خوارزمی نے مناقب مین نقل
کی ہی کہ حضرت رسالتمآب نے جب سیدۃ النساء اور امیر المومنین اور فاطمہ اور سبطین
کو اپنے عبا مین داخل کیا تو ہاتھ اوٹھا کر دعا کے ساتھ اور کہا یا اللّٰہ احشرہم
فی زمرۃ محبیہم یعنے خداوندا حشر کو میرا اون زمرہ مین کہ دوستدار ان
لوگون کے ہین از جملہ صحیح بخاری اور صحیح ابو داؤد اور جمع بین الصحاح الستہ
اور جامع ترمذی اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل اور وسیلۃ المتعبدین اور
تفسیر ثعلبی اور تفسیر واحدی اور مصابیح اور تحفۃ الاحباء مین ہی کہ شان علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین مین نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنے سوا اسکے نہین ہی کہ چاہتا

چاہتا ہے کہ تجھ سے تم سے گناہ اور بدی کو اہی اہلبیت رسالت اور پاک کرے تمکو ایسی بدی سے پاک کرنے پر اور جزو چہارم صحیح بخاری اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل مین بطریق متعددہ اور تفسیر ثعلبی مین بھی باسناد عدیدہ اور مصابیح مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئے تو رسولخدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اپنی عبا اوڑھا دی اور فرمایا اللہم ہولاء اہلبیتی یعنے خداوندا یہ لوگ ہین اہلبیت میرے اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل اور تفسیر ثعلبی اور مصابیح مین ہے کہ جب رسول خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہ نے کہا کہ آیا نہین ہون مین اہلبیت سے تو فرمایا حضرت نے انک علی خیر یعنے تجکو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب مذکورہ مین اسطرح سے بھی یہ روایت ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے اوٹھایا اوس گلیم کو تا کہ داخل ہون مین ان لوگونمین تو رسولخدا نے گلیم کو میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور کہا انک علی خیر اور موطای مالک ابن انس اور رسالہ قوامیہ سمعانی مین ہے کہ چھ مہینے تک رسولخدا وقت نماز صبح علی اور فاطمہ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیہ شریفہ لیذہب اللہ عنکم الرجس الخ کو پڑھتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترۃ المعنے سے جو کتب معتبرہ مذکورہ مین موجود ہین صاحب انصاف کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ مراد اہلبیت سے مرتضی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلوٰۃ اللہ علیہم ہین از انجملہ

احمد حنبل نے مسند میں ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول میں
اور صاحب کشاف اور بغوی نے اپنی اپنی تفسیر میں اور ابن حجر نے
صواعق میں اور ابوالقاسم حسکانی نے شواہد التنزیل میں تفسیر میں اس
آیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ روایت کی ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہمپر دوستی اونکے حضرت نے فرمایا علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ
میں بھی تفسیر میں اس آیت کے بروایت سعید ابن جبیر کے لکھا ہے
کہ مراد قربیٰ سے آل محمد ہیں اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ کہہ اے محمد
کہ طلب نہیں کرتے ہم تم لوگوں سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
مگر دوست رکھنا تم لوگوں کا میرے اقربا کو اور اونچا یہ آیت ہے
انما انت منذر و لکل قوم ہاد یعنے نہیں ہے تو اے محمد مگر ڈرانیوالا اس گروہ
کو عذاب الٰہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے کتب اہلسنت
میں روایات اس باب میں کہ مراد ہادی سے اس آیت میں امیرالمومنین
ہیں بہت ہیں منجملہ اونکے حافظ ابونعیم نے کتاب ما نزل فی القران میں
بسند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو
رسول خدا نے ہاتھ اپنا کاندھے پر مرتضیٰ علی کے رکھا اور کہا تو ہی
یا علی ہادی اور تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد ہمارے
اور ثعلبی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر میں ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہم منذر ہوں اور علی ہادی ہے

یا علی تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارے اور ابو العباس مشہور
باین عقیدہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی تفسیر مین اس آیت کے اور بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ یہ آیت شان علی مین نازل ہوئی از انجملہ یہ
آیت ہی وقفوہم انہم مسئولون احمد حنبل نے ابی سعید خدری سے روایت
کی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا نے عم فرمایا مسئولون عن ولایۃ
علی بن ابیطالب یعنی حاصل معنے اس آیت کا یہ ہی کہ باز رکھو خلایق کو حشر
مین کہ سوال کیے جاینگے ولایت علی بن ابیطالب سے اور حافظ ابو نعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اپنی تفسیر مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل
مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اور ابن حجر نے صواعق مین تفسیر مین اس آیت کے بہت سندون
سے روایت کی ہی کہ سوال کیے جائینگے لوگ محبت علی سے اور
حافظ محمد بن موسی نے روایت کی ہی اپنے تفسیر مین سدی سے تفسیر
آیہ ثم لتسالن مین کہ فرمایا رسولخدا نے ان ولایۃ علی تسالون عنہا
فی قبورکم یعنی تحقیق کہ لوگ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے
قبرون مین بعد اسکے کہ ایسا ہوگا پس باقی نہ رہیگا مرد مشرق اور مغرب اور دریا
اور خشکی مین مگر یہ کہ منکر و نکیر سوال کرینگے کہ کون ہی پروردگار تیرا
اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حافظ ابو نعیم نے کتاب
منقبۃ المطہرین مین باسناد خود بریدہ سے روایت کی ہی بریدہ سے کہ مین
ایک روز خدمت رسولخدا مین تھا فرمایا حضرت نے اے قسم ہی ساتھ

حق اوس خدا کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ اپنی جگہہ سے حرکت
نکرینگی دو پاؤن بندگی قیامت کے روز یہان تک کہ سوال کرینگے اوس چار چیز
سے عمر سے اوسکی کہ کس کام مین تمام کے اور مال سے اوسکے کہ کہان سے حاصل
کیا اور کس مصرف مین صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ اے
رسولخدا کیا ہی علامت آپ کے محبت کے بعد آپکے پس حضرت نے ہاتھہ علی کے
سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت محبت ہم اہلبیت کی یہ ہی جو شخص کہ اسکو دوست رکھے
مجکو دوست رکھا ہی اور جو شخص کہ اسکو دشمن رکھے مجکو دشمن رکھا ہی واضح ہو
کہ مفسرین اور محدثین اہل سنت نے تفاسیر اور کتب حدیث مین کثرت سے
آیات قران کو شان حضرت امیر المومنین نقل کیا ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین
لکھا ہی کہ ابن عباس سے کہا ما فی القران آیۃ الا علی رأسہا وقائدہا وشریفہا وامیرہا
یعنے کوئی آیت قران نہین ہی مگر علی راس اور رئیس اوسکے اور باعث نزول
اوسکا اور شریف اوسکے اور حکم کرنیوالے ساتھہ اوس آیت کے ہین اور
مسند احمد حنبل مین ہی کہ نزل فی علی سبعون آیۃ یعنے نازل ہوئین شان
علی مین ستر آیتین پس اس رسالہ مختصر مین بنظر اختصار سات آیتین جو
مذکور ہوئین اسیقدر مناسب اور کافی ہین اب ستر حدیثین کتب معتبرہ
صحاح اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنین اور اہلبیت طاہرین
مین نقل کیے جاتے ہین کہ اس مختصر مین اسیقدر کافی ہین ازانجملہ حدیث
منزلت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے خاص مرتضے علی سے انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے

مگر یہ کہ نہیں ہے کوئی نبی بعد میرے اور باسناد کثیر اور بطرق متعددہ اور احادیث نقل
کی گئی ہے کتب معتبرہ مثل مسند احمد حنبل اور مناقب اخطب خوارزم اور صحیح مسلم
اور صحیح ابی داود اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
صواعق اور مناقب ابن مغازلی میں اور تفسیر ثعلبی وغیرہ میں اور بعض کتابوں سے
معتبرین اہل سنت سے ... رسالہ میں کہا وہ جس نے ... طرق اس حدیث
کے جمع کیا ہے نقل کیا ہے اس حدیث کو تیس راویوں نے اکثر ان میں
اصحاب رسولخدا ہیں پس کسی طرح سے شک نہیں ہے صحت اور تواتر
اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہے امامت پر امیر المومنین علی
ابن ابیطالب کے اسواسطے کہ رسولخدا نے ثابت کیا ہے اوس مرتبہ
منزلت کو واسطے علی کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کے
لیے بہ نسبت موسی کے تھے سوا نبوت کے اور بعض روایت میں جو
زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہے اوس کا اصل معنے میں کچھ ضرر اور
اختلاف نہیں ہے جیسے بعض روایت سے نقل ہے اس حدیث کے اما
ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون الخ کے عبارت ہے یعنے آیا راضی نہیں تو کہ
ہو تو بمنزلہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجائے لفظ الا کے
غیر کے لفظ ہے کہ دونوں لفظوں سے ایک ہی مراد ہے از انجملہ حدیث
ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی
احدهما اکبر من الاخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے تحقیق کہ میں چھوڑتا

ہون درمیان تم لوگون کے ایسی دو چیزین بڑی مرتبہ کے کہ اگر پکڑے رہو گے
تم لوگ انکو ہرگز گمراہی مین نہ پڑو گے بعد میرے ایک اون دونون مین سے
بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کی ہی اور وہ ایک نور ہی کھینچی ہوئی مثل رسی
کے آسمان تک اور عترت میری کہ اہلبیت میرے ہین آگاہ ہو کہ یہ دو چیزین
آپس مین جدا نہوگی یہانتک کہ آوین میرے پاس حوض کوثر پر اور اس
حدیث کو بروایات کثیرہ نقل کیا ہی اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
مین مثل احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور مسلم
نے صحیح مین اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور ترمذی نے اپنی صحیح مین
اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب جمع بین الصحاح الستہ نے
جمع بین الصحاح الستہ مین اور اخطب نے مناقب مین اور ثعلبی نے تفسیر مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور ابن حجر نے صواعق مین اور ابن
حجر نے کہا ہی کہ روایت کیا ہی اس حدیث تمسک کو ۲۰ بیس شخصون سے
زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہی
اوپر حقیقت امامت امیر المومنین کے اور بنا بر بعض روایات کے اختلاف
بعض الفاظ کا اس حدیث کی عبارت مین مثل اسکے کہ بجای لفظ تارک
کے مخلف یا بجای ثقلین کے خلیفتین اور مثل ان اختلافات کے جو واقع
ہوا ہی اصل معنے مین کچھ ضرر اور قباحت نہین ہی از انجملہ حدیث سفینہ
ہی کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

کہ ہی جو شخص کہ سوار ہوا اوسمین اوسنے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا
اوس کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا ہے جسنے کہ توسل اور پیروی عترت
اہلبیت کے اختیار کے اوسنے نجات پائی عذاب دوزخ اور ہلاکت
آخرت سے اور جو اوسمین گرفتار ہوگا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہی
آیمہ حدیث نے مثل ابن مغازلے نے مناقب مین اور ابن حجر نے صواعق
اور احمد حنبل نے مسند مین اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب
فصول المہمہ نے فصول المہمہ مین اور بنا بر بعض روایات کے بجای لفظ
غرق کے ہلک ہی کہ دونون سے مراد واحد ہی از انجملہ حدیث مواخات
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے مرتضے علیہ السلام سے کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنی
تو بھائی ہمارا ہی دنیا و آخرت مین اس حدیث کو جمع بین الصحاح الستہ
اور سنن ابی داؤد و صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغازلے مین بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ جب رسولخدا نے درمیان اصحاب کے عقد مواخات
کا باندھا اور حضرت نے علی کو کسی کا برادر نکیا تو علی نے سبب اوسکا اور برادر
نکرنیکا پوچھا تو ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر مین نے ڈالا ہی مین نے تمکو اپنے
واسطے اہی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلے نے مناقب مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور اخطب نے مناقب مین اور ابن حجر نے
صواعق مین روایت کے ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
بابہا یعنے مین شہر علم کا اور علی ہی دروازہ اوس شہر علم کا اور روایت
حاکم مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث ہی فمن اراد العلم

ذوللبابات الباب یعنے پس جو شخص کہ ارادہ کریگا علم کا پس تحقیق کہ آوے وہ
دروازہ سے داخل ہوگا ازانجملہ جامع ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور سنن ابی داود
اور مناقب اخطب اور مناقب ابن مغازلی اور مصابیح میں ہے کہ رسولخدا
کے پاس مرغ بھنا ہوا لائے فرمایا حضرت نے اللہم ائتنی باحب خلقک
الیک یاکل معی یعنی خداوندا بھیج میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب
زیادہ تیرے خلق میں تیرے نزدیک ہو کہ کھاوے میرے ساتھ اس مرغ کو
پس آئے علی بن ابیطالب اور تناول فرمایا مرغ کو ساتھ رسولخدا کے
ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے
کہ مکتوب علے باب الجنۃ قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام
محمد رسول اللہ علی اخوہ یعنے لکھا ہوا ہے بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا
کرنے خدا کے آسمانوں اور زمینوں کو دو ہزار سال کہ محمد پیغمبر خدا اور
علی بھائی اوسکا اور احمد حنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت
کی ہے ازانجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کی ہے کہ رسولخدا
کہ فرمایا حضرت نے اخصمک یا علی بالنبوۃ فلا نبوۃ بعدی وتخصم الناس
بسبع لا یحاجک فیہا احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد
اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویۃ واعدلہم فی الرعیۃ وابصرہم بالقضیۃ
واعظمہم عند اللہ مزیۃ یعنے غالب ہوتا ہوں تمپر اے علی ساتھ نبوت کے
اس لیے کہ نبوت نہیں ہے بعد میرے اور غالب ہے
تو انسان پر ساتھ سات فضیلت کے منکر نہیں ہے اونکا کوئی قریش

سے تو پہلا ہے ان سے ایمان مین ساتھ خدا اور رسول کے اور وفا کرنیوالا زیادہ
ہے ساتھ عہد خدا کے اور برتر ہے ایمان مین قایم رہنے کے امر خدا مین اور
بہتر ہے ان سے برابر تقسیم کرنے مین اور عادل زیادہ ہے ان سے رعیت مین
اور بڑا زیادہ ہے ان سے قضایا اور احکام مین اور بہت بڑا ہے ان سے پیش خدا
زیادتی شرف اور منزلت مین اور نزدیک اس مضمون کے اخطب نے بھی
روایت کی ہے ائمۃ الجمہ احمد حنبل نے کتاب مسند مین اور ابن مغازلی نے
مناقب مین روایت کی ہے کہ ایک جمع اصحاب کے مکانون کے دروازے مسجد رسول مین
تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدوا هذه الابواب الا باب
علی یعنے بند کرو ان دروازون کو سوا علی کے مکان کے دروازے کے
اور صحیح ترمذی مین بھی اسی مضمون کے روایت ہوا اور حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے کتاب مناقب عباس مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے علی
سے کہا ان موسی سئل ربه ان يطهر مسجدا لا يسكنه الا
هو وهارون واني سألت الله ان يطهر مسجدي لك ولذريتك
یعنے تحقیق کہ موسی نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے اسکے مسجد کو
اور گندہ نہ کرے اوسکو جنب اور ساکن نہ کرے اوس مسجد مین کوئی
مگر موسی اور ہارون کو اور تحقیق مینے سوال کیا خدا سے کہ پاک
کرے میرے مسجد کو اور حلال کرے اوسکو واسطے تیرے اے علی
اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہے کہ حضرت
نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابوبکر اور عمر اور عباس کے دروازے

بکو کہ تمکو گمان کے لوگون کے پس رسولخدا منبر پر گئے اور کہا ما انا سددت ابوابکم
ولا انا فتحت باب علی ولکن الله سدّ ابوابکم وفتح باب علی یعنے مین نے
نہین بند کیا دروازون کو تمہارے اور مین نے نہین کہولا علی کے دروازہ
کو اور لیکن خدا نے بند کیا تمہارے دروازون کو اور کہولا علی کے دروازہ کو
اور در صحیح ترمذی ابی سعید خدری سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی
سے کہا لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک یعنے ای علی
حلال نہین ہی واسطے کسی کے کہ جنب ہو اس مسجد مین سوا میرے
اور تیرے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ روز خیبر کے
ابوبکر نے علم کو اوٹھایا اور کفار کی طرف گئے اور بے فتح کیے پہری
اور دوسرے روز عمر نے علم کو اوٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پہرے اور اوس
روز لوگون کو آزار اور مشقت بہت پہونچے پس رسولخدا نے فرمایا انّی
دافع الرایة غدًا الی رجل یحبه الله ورسوله ویحب الله ورسوله لا یرجع
حتی یفتح له یعنے تحقیق کہ مین دونگا کل کے دن علم کو کل اوس شخص کو کہ دوست
رکہتا ہی اوسکو خدا اور رسولخدا اور دوست رکہتا ہی وہ خدا اور رسول کو نہ پہریگا
وہ یہانتک کہ فتح ہو واسطے اوسکے بعد اسکے روایت کی ہی کہ لوگ
اوس شب کو بیدار تہے اور مذکور کرتے تہے آپس مین کہ آیا کل رسولخدا
کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئی لوگ رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوے ہر شخص کو
امید تہی کہ رسولخدا اوسکو علم دینگے اوس وقت رسولخدا نے طلب کیا علی کو
اوس جا نہین تہے علی کے آنکہ مین آشوب تہا رسولخدا نے آب دہن

پیار اوسکے آنکھ مین ڈالا اور علم اونکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوے بعض روایت سی بجای دافع الرایۃ کے لاعطین الرایۃ ہی اور بعض روایت فقرہ یحبہ اللہ ورسولہ موخر اور فقرہ یحب اللہ ورسولہ مقدم ہی کہ یہ اختلاف باعث اختلاف مطالب نہین ہین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی علاوہ مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن مغازلے اور تاریخ طبری اور حلیۃ ابو نعیم اور صواعق ابن حجر اور مناقب اخطب خوارزم وغیرہا مین از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوائف من امتی فیک ما قالت النصاری فی ابن مریم لقلت الیوم فیک مقالۃ لا تمر بملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت قدمیک للبرکۃ یعنی قسم ہے اوسکی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر نہ کہتے گروہ کتنے میری امت سے تیرے حق مین جو کچھہ کہتے ہین نصاری حق عیسی مین ہر آئینہ کہتا مین آج کے روز تیرے شان مین چند سخن کہ نگذر کرتا تو اوپر کسی جماعت کے مسلمین ہی مگر یہ کہ اوٹھاتے تیرے قدم کے نیچے کی خاک کو واسطے تبرک کے از انجملہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی رسولخدا سے کہ حضرت نے ایک وقت کسی جگہہ علی کو بہیجا تہا تو کہتے تہے اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیا یعنی خداوندا نہ موت دے تو مجھکو اوس وقت کہ علی کو دیکہون مین از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے کہا من اذی علیا فقد اذانی یعنی جس نے کہ رنج دیا علی کو پس بتحقیق کہ رنج دیا ہی اوسنے مجھکو از انجملہ ابن عبد اللہ کہ

نے کتاب ستعاب مین لکھا ہے کہ روایت کی ہے ایک گروہ اصحاب نے کہ رسولخدا نے
علی سے کہا لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنے دوست نہ رکھیگا
تجکو مگر مومن اور دشمن نہ رکھے گا تجکو مگر منافق از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین
روایت کے ہے ام سلمہ سے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب سے کہا لا یبغضک
مومن ولا یحبک منافق یعنے دشمنی نہ رکھیگا تجھسے مومن اور دوستی نہ رکھیگا
تجھسے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور مسند
احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح ترمذی مین بھی
مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنے منقول ہین از انجملہ
ابن حجر نے صواعق مین روایت کے ہے کہ فرمایا رسولخدا نے من احب علیا
فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنے
جسنے دوست رکھا علی کو پس تحقیق کہ دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دشمن رکھا
علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو پس تحقیق کہ
دشمن رکھا خدا کو اور احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب اسی مضمون کے
روایت کی ہے از انجملہ احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب طریق سے نقل کیا ہے
کہ فرمایا رسولخدا نے من اذا علیا فقد اذانی ایہا الناس من اذا علیا
بعث یوم القیامۃ یہودیا او نصرانیا یعنے جو شخص کہ ازار دے علی کو تحقیق
کہ اوسنے ازار دیا مجکو اے لوگو جسنے ازار دیا علی کو اوٹھے گا روز قیامت
کو یہودی یا نصرانی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ رسولخدا
نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی یعنے جسنے ناسزا بات کہے علی کو پس تحقیق کہ

کہ اوسنے ناسزا بات کہی مجکو اور ابن حجر نے صواعق مین اور اخطب نے مناقب مین ایسی مضمونکی روایت کی ہے ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین طبرانی اور حاکم سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا النظر الی علیٍ عبادۃ یعنے نظر کرنا طرف علی کے عبادت ہے اور اخطب نے بھی مناقب مین ایسی مضمون سے روایت کی ہے ازانجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین مین اور ابن فواک نے کتاب فصول مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور صاحب کتاب اعتماد کہ فقہاے حنابلہ سے ہے اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہے کہ جب رسالت پناہ جنگ خیبر سے پھر کر مقام صہبا مین وقت نماز عصر سر مبارک کو گود مین امیر المومنین کے رکھے ہوے تھے کہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت نے پوچھا کہ یا علی نماز عصر کو تمنے پڑھا تھا کہا نہین یا رسول اللہ پس حضرت نے دعا کی کہ الٰہی اگر علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت مین تھا تو آفتاب کو پھیر اوسکے واسطے کہ نماز عصر کو پڑھے آفتاب نکلا اور جب علی نماز پڑھ چکے تو پھر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائی حنفیہ سے ہے کہا ہے کہ راوی اس حدیث کی سب ثقہ ہین اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علماے اہل سنت سے ہے منقول ہے کہ حفظ کرنے مین اس حدیث کے غفلت نکرین مسند احمد حنبل اور صحاح الستہ اور مناقب خطب و فصول المہمہ مین منقول ہے کہ روز جنگ احد دوپہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدا لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار کے کان مین اہل زمین کے آتی تھی اور اختلاف

اسمیں ہے کہ آیا صدا دینی والے جبرئیل ہیں تھے یا دوسرا فرشتہ ازانجملہ ابن طلحہ شافعی
نے اپنی کتاب میں بیہقی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقویہ والی ابراہیم فی خلتہ والی موسیٰ
فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص چاہے
کہ دیکھے آدم کے علم کو اور نوح کے تقویٰ اور ابراہیم کے خلت اور موسیٰ
کی ہیبت اور عیسیٰ کی عبادت کو ہر ایک ان انبیاء سے ساتھ ایک ان
صفات کے موصوف تھے پس دیکھے علی ابن ابیطالب کو اور احمد حنبل نے مسند
میں اور بیہقی اپنی صحیح میں روایت کی ہے رسولخدا نے فرمایا من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمہ والی نوح فی عزمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی
فطنتہ والی عیسیٰ فی زہدہ فلینظر الی علیؑ بن ابیطالب یعنے جو شخص کہ
چاہے نظر کرے آدم کو اونکے علم میں اور نوح کو اونکے عزم میں اور ابراہیم کو
اونکے حلم میں اور موسیٰ کو اونکے فطنت میں اور عیسیٰ کو اونکے زہد
میں پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اخطب خوارزم
نے مناقب میں اور بغوی نے صحاح میں اور ابن مغازلی نے مناقب میں
قریب ایسے مضمونکے روایت کی ہے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے اِنّ اللہ نصب علیاً بینہ وبین خلقہ فمن
عرفہ کان مومناً ومن انکرہ کان کافراً ومن ساواہ بغیر کان مشرکاً ومن
جاء بولایتہ کان فائزاً یعنے بتحقیق کہ نصب کیا حقتعالیٰ نے علیؑ کو درمیان
اپنے اور خلق کے پس جس شخص نے کہ پہچانا علیؑ کو ہوا مومن اور جسنے انکار کیا

اوسی ہوا کافر اور جسنے برابر کیا اوسکو ساتھ غیر کے ہوا مشرک اور جسنی اختیار کی ولایت اوسکی ہوا فائز از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے عمار سے یا عمار اذا رایت علیاً سلک مع علی و دع الناس انہ لن یدلیک فی ردای ولم یخرجک من ہدی یعنے ای عمار جس زمانہ مین کہ دیکھے تو علے کو کہ ایک راہ پر چلتا ہی اور سب لوگ اوس راہ پر سے چلتے ہین کہ سوائے راہ علی کے ہے تو چل تو علی کے ساتھ اور چھوڑ دے لوگونکو تحقیق کہ علے تجھکو بدی مین نہ ڈالیگا اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین روایت کی ہی دارقطنی اور ابن عباس سے کہ رسولخدا نے فرمایا علی باب حطہ من دخل فیہ کان مومناً ومن خرج منہ کان کافراً یعنے علے باب حطہ ہی جو شخص کہ داخل ہوا اوسمین ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوس سے ہوا کافر از انجملہ ثعلبی نے تفسیر مین اپنی روایت کی ہی کہ جب نازل ہوا سورۂ اذا جاء بعد مراجعت رسولخدا کے غزوۂ خیبر سے تو حضرت نے فرمایا یا علی انہ قد جاء ما وعدت بہ جاء الفتح و دخل الناس فی دین اللہ افواجاً و انہ لیس احد احق منک بمقامی لقدمک فی الاسلام و قربک منی و صہرک و عندک سیدۃ نساء العالمین یعنے ای علی تحقیق کہ ای وہ چیز جسکا موعود ہوا تھا مین آی فتح اور داخل ہوے لوگ دین خدا میں فوج فوج اور تحقیق نہین ہی کوئی سزاوار زیادہ تجھسے میری جانشینی پر بسبب تیری سبقت کے اسلام مین اور تیرے قرابت کے مجھسے اور

داماد ہونے تیرے اور تیرے پاس ہی بہترین زبان تمام عالم ازانجملہ صحیح ابی داؤد
اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیؑ منی وانا من علیؑ لا
یودی عنی الا انا او علی یعنے علے مجھ سے ہی اور مین علے سے ہون نہ پہونچاویگا
کوئی مجھ سے احکام الٰہی کو مگر مین یا علیؑ ازانجملہ [۲۸] ابن شیرویہ نے کتاب فردوس
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا الحق مع علی وعلیؑ مع الحق لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض یعنے حق ساتھ علے کے اور علے ساتھ حق کے ہی نہ مفارقت
کرینگے دونون یہانتک کہ وارد ہون دونون حوض کوثر پر اور حدیثین اس
مضمون کی کہ حق ساتھ علے کے ہی اور علے ساتھ حق کے کتب اہل سنت مین
متعدد موجود ہین ازانجملہ [۲۹] شیخ معتمد حافظ محمد ابوبکر شیرازی نے اپنی تفسیر
کہ مستخرج ہے بارہ تفسیرونسے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا یا ابالحسن
ان امۃ موسیٰ افترقت علی احدی وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون
فی النار وان امۃ عیسیٰ افترقت اثنی وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون
فی النار وان امتی ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون
فی النار فقلت یا رسول اللہ وما الناجیۃ فقال المتمسک بما انت علیہ واصحابک
یعنے اے علی بتحقیق کہ امت موسیٰ اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقہ ناجی ہوا
اور باقی سب اہل جہنم ہوے اور امت عیسیٰ بہتر فرقہ ہوے ایک اہل
نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہی کہ تہتر فرقہ ہو ایک فرقہ ناجی
ہوگا اور باقی دوزخ مین پس کہا مین نے یا رسول اللہ امت تمہاری مین فرقہ
ناجی کون ہی فرمایا وہ لوگ کہ پکڑنے والے ہونگے اوس طریقہ کو جسپر تو اور

تیرے اصحاب ہونگے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ بن
عباس سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا سے سنا مین نے کہ فرمایا لو ان الریاض
اقلام والبحر مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن
ابیطالب یعنے اگر باغ قلم ہون اور دریا سیاہی اور جن حساب کرنیوالے
ہون اور انسان لکھنے والے ہون شمار نہ کرسکین فضائل علی ابن ابیطالب کو
از انجملہ صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ فرمایا مرتضیٰ علی سلونی عن طرق السماء فانی
اعرف بہا من طرق الارض یعنے سوال کرو مجھ سے راہون سے
آسمان کے پس تحقیق کہ مین جاننے والا زیادہ تر ہون اونکا زمین کے راہون
سے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا
نے قسمت الحکمۃ علیٰ عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ تسعۃ والناس جزء واحد
یعنے حکمت کو تقسیم کیا دس حصون پر پس عطا کی گئی علی کو نو جزء اور
اور ایک جزء مین سب لوگون کو دیا اور مناقب مین دوسری حدیث یہ ہے
کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب یعنے سب سے بڑا عالم میری امت کا علی ابن ابیطالب ہے
اور ثعلبی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہے کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے
آیت قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب
ہین اور ظاہر معنے اس آیت کا یہ ہے کہ کہہ اے محمد کہ کافی شاہد ہے درمیان
ہمارے اور تمہارے لوگون کے خدا اور وہ شخص کہ اوسکے پاس ہے علم کتاب کا
از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا انا وعلی نور بین یدی اللہ یسبح ذالک النور ویقدسہ

من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالی آدم
رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی نور واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب
ففی النبوة وفی علی الخلافة یعنے ہم اور علیؑ ایک نور تھے خدا کے پاس تسبیح
کرتا تھا وہ نور خدا کے ساتھ تسبیح اور تقدیس کر چودہ ہزار سال قبل پیدا کیے
جانے آدم کے پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو لایا اوس نور کو
صلب آدم میں اور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوا وہ نور واحد یہانتک
کہ وہ نور صلب عبد المطلب میں ہوا پس مجھ میں نبوت اور علیؑ میں خلافت
متحقق ہوئی اور ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول
خدا نے فرمایا ان اللہ عز وجل انزل قطعة من نور فاسکنها فی صلب آدم
فساقها حتی قسمها جزئین جعل جزءً فی صلب عبد اللہ وجزءً فی صلب
ابیطالب فاخرج نبیاً واخرج علیاً وصیاً یعنے بتحقیق کہ حقتعالی نے
نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم میں پس منتقل کیا اوس نور
کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں یہانتک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھ
دو جزء کے منتقل کیا ایک جزء کو صلب عبد اللہ میں اور دوسری جزء
کو صلب ابوطالب میں پس باہر لایا مجھکو نبی اور باہر لایا علی کو وصی
۴۲ ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
لکل نبی وصی ووارث وان وصیی ووارثی علی بن ابیطالب یعنے واسطے
ہر نبی کے وارث اور وصی ہے اور بتحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا
علی ابن ابیطالب ہے ازانجملہ ۴۳ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں روایت کی

کہ فرمایا رسولخدا نے اِنَّ خلیلی و وزیری و خلیفتی و خیر من اترک بعدی یقضی
عنّی دینی و ینجز موعدی علیؑ بن ابیطالب یعنے تحقیق کہ دوست میرا اور
وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہتر او نسی جنکو چھوڑون مین بعد اپنے کہ حکم کر
میرے دین مین اور بجالاوے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ
ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر نے رسولخدا
سے پوچھا کہ بعضے کہتے ہین کہ بہترین امت بعد آپ کے ابوبکر ہے اور بعضے کہتے
ہین عمر ہے پس کون ہے بہترین امت کہ جب آپ وفات کرین او سکے تابع ہون
اور اقتدا کرین ہم لوگ رسولخدا نے فرمایا اتبعوہ من اختارہ اللہ تعالیٰ
بالامامۃ من بعدی و من اشتق لہ اسماً من اسمائہ و من زوجہ ابنتی من
عندہ و من وکل بہ ملٰئکۃ تقاتلون مع عدوہ و من ہو خیر امتی یعنے تابعداری
کرو اوس شخص کے کہ حقتعالیٰ نے اختیار کیا ہے اوسکو ساتھہ امامت کے
بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہے خدا نے واسطے اوسکے ایک نام
اپنے نامون سے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی
طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھہ فرشتون کو کہ
جنگ کرتے ہین اوسکے دشمنون سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے
عقبہ بن عامر نے کہا کہ مین نے کہا کہ کون ہے وہ جوان صفات کے ساتھہ موصوف
ہے اے رسول خدا حضرت نے فرمایا علیؑ ابن ابیطالب از انجملہ ابن مغازلی
نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا من ناصب علیاً
للخلافۃ بعدی فہو کافر و قد حارب اللہ و رسولہ و من شک فی علیٍّ فہو

کافر ہے یعنے جس شخص نے منازعت کی ساتھ علی کے امر خلافت مین بعد میرے ہیں وہ کافر ہے اور تحقیق کہ جنگ کی اونسے ساتھ خدا اور رسول کے اور جسنے شک کیا حق علی مین پس وہ کافر ہے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے کہا اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری واشرکہ فی امری یعنی خداوندا مین کہتا ہون جیسا کہ کہا بہائی میرے موسیٰ نے حاصل اوسکا یہ ہے جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بہائی ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری اوس سے قوی کر اور اوسکو شریک کر میرے امر مین یعنے ولی التصرف اور ہادی خلق ہونے مین مین بہی کہتا ہون کہ وزیر میرا کر علی کو کہ میرے اہلبیت سے ہے اور بہائی میرا ہے اور قوی کر میرے پشت کو اوس سے اور شریک کر میرے امر مین یعنے اولے التصرف اور ہادی خلق ہونے مین ازانجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہا مین بیٹہا تہا ساتہ طائفہ قریش کے نزدیک رسولخدا کے کہ ناگاہ ایک ستارہ نیچے اوترا پس رسولخدا نے فرمایا من انقض ھذا النجم فی منزلہ فھو الوصی من بعدی اور دوسرے روایت مین بجای الوصی کے الخلیفہ ہے یعنے جو شخص کہ ستارہ اوسکے گہر مین اوترے پس وہی وصی اور خلیفہ میرا ہے بعد میرے اور دوسرے روایت کے اوسوقت اوٹہے ایک گروہ بنی ہاشم سے اور دیکہا کہ وہ ستارہ علی کے گہر مین گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علی مین گمراہ ہو گئی ہو پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے قسم ہے ستارہ کی جب غلطیدہ

کرے یا غروب کرے کہ گمراہ نہین ہوا ہم صحبت تمہارا اہی قریش اور خطا نہین
کی اوسمین جو کچھہ کہ تمسے کہا اور وہ بات نہین کرتا ازروی خواہش نفس کے
اور نہین ہی جو کچھہ کہ کہتا ہی مگر وحی کہ پہونچتی ہی جانب خدا سے ازانجملہ صاحب
کتاب بشارۃ المصطفے مین روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا علے کو زمان طفلی
مین اپنی سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا اخی و ولیّ وناصری وصفیّ وذخری وکہفی
وصہری ووصیّ وزوج کریمتی وامینی علی وصیّتی وخلیفتی یعنے یہ بہائی میرا ہی
اور ولی میرا اور مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا اور پناہ میرا اور
داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیت
پر اور خلیفہ میرا اور لکہا ہی کہ رسولخدا جولے کو علے کے سونے کیوقت ہلاتے
تھے اور ہمیشہ اونکو اپنی کاندہی پر چڑہا کے پہاڑون مین مکہ کے پہرتے تھے اور
طواف کرتے تھے ازانجملہ صاحب کتاب وسیلۃ المتعمدین نے اپنی اس کتاب
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیؑ اخی وصہری وخلیفتی وعضدی
انّ اللہ لا یقبل فریضۃً الا بحبّ بن ابیطالب یعنے علی بہائی میرا اور داماد میرا
اور قوت بازو میرا ہی بتحقیق کہ خدا قبول نہین کرتا ہی کسیے فریضہ کو مگر بسبب
دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ازانجملہ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علیّ
الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالی الی سلہم یا محمد بما ذا بعثتم قلت قالو بعثنا
علی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وعلی الاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب
یعنے جب مجھکو شب معراج مین لیگئے آسمان پر جمع ہوے میرے پاس انبیاء

پس حقتعالی نے مجکو وحی بھیجی کہ پوچھو انبیا سے کہ ساتھہ کس چیز کے مبعوث ہوئے
مینے اونسے پوچھا کہا انبیا نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے اوپر گواہی دینے اسبات
کے کہ نہین ہی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت
اور ولادت علی ابن ابیطالب کے ازانجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین عبد اللہ
ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آئے علی رسولخدا کے گھر مین اور عایشہ نزدیک
حضرت کے بیٹھے تھے پس بیٹھے درمیان رسولخدا اور عایشہ کے اوسوقت
عایشہ نے کہا ای علی نہتھی تمکو جگہہ بیٹھنے کے سوائے جگہہ میری ران کے
پس رسولخدا نے ہاتھ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لاتوذینی فی اخی فانہ
امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط
فیدخل اولیاءہ الجنۃ ویدخل اعداءہ فی النار یعنے نہ رنج دے تو مجکو رنج
دینے مین میرے بھائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المومنین اور سید المسلمین اور
قائد الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پر بیٹھے گا پس داخل کریگا اپنے دوستونکو
بہشت مین اور داخل کریگا اپنے دشمنون کو دوزخ مین ازانجملہ ابن ابی الحدید
نے شرح نہج البلاغۃ مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علے سے کہ لولا
انی خاتم الانبیاء لکنت شریکا فی النبوۃ فانک وصی نبی ووارثہ بل انت
سید الاوصیاء وامام الاتقیاء یعنے اگر نہوتا یہ کہ مین خاتم انبیاء ہوتا
بہر آینہ تو شریک ہوتا نبوت مین اور اگرچہ نبی نہین ہی تو لیکن وصی
نبی اور وارث اوسکا ہی تو بلکہ سردار وصیونکا اور امام متقیون کا ہی
ازانجملہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب مین روایت کی ہی

کہ کہا رسول خدا نے ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک فالزموا علی
بن ابیطالب الزموہ فانہ اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامۃ
وہو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہو
یعسوب المومنین وامام المتقین یعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس جسوقت
کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علی ابن ابیطالب کے اور اونکے ملازمت
مین رہو تحقیق کہ وہ اول وہ شخص ہی کہ مجکو دیکھیگا اول وہ شخص ہی کہ مجھہ سے
مصافحہ کریگا روز قیامت مین اور وہ ہی صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا ہی
کہ فرق کریگا درمیان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنون کا
اور پیشوا متقیونکا از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکی روح کو اونکے
بدن مین داخل کیا تو چھینکا آدم نے اور الحمد للہ کہا پس وحی بھیجی خدا نے
آدم کو کہ حمد کی میرے بندہ میرے اور قسم ہی مجکو اپنی عزت اور جلال کے
کہ اگر نہوتے وہ دو بندے کہ مین چاہتا ہون اونکو پیدا کرون دنیا مین
پیدا نکرتا مین تجکو پس کہا آدم نے خداوندا امیدوار ہون مین کہ یہ دو بندے
تیرے میرے نسل سی ہون خطاب آیا کہ ہان اے آدم سر اوپر اوٹھا اور
دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہی عرش پر لا الہ الا اللہ محمد
نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ لعن
وخاب یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہین اور علی قایم کرنے
والے حجت خدا کے ہین جو پہچانے حق علی کا پاک اور طیب ہی اور جسنے

انکار کیا حق علی سے ملعون و زنا نکار ہے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نازل ہوئے جبرئیل ایک صبح کو خوشحال پس
کہا میں نے ای محبوب میرے جبرئیل کیا ہے کہ تمکو بہت خوش دیکھتا ہوں پس کہا
یا محمد کیونکر خوش نہ ہوں حالانکہ روشن ہوئی آنکھ میری ساتھ اوس چیز
کے جو عطا کی خدا نے تمہاری بھائی اور تمہاری وصی اور تمہاری امت کے پیشوا
علی ابن ابیطالب کو پس کہا میں نے ساتھ کس چیز کے اکرام کیا میرے بھائی
اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اوسکے عبادت
شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا ای ملائک میری نظر
کرو میرے حجت کو میری زمین میں بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا ہے
اپنے منہ کو از روئے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
اشہدکم انہ امام خلقی و مولی بریتی یعنے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ وہ ہے امام
میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب
مناقب میں روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا علی انت سید المسلمین
و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و یعسوب الدین یعنی اے علی تحقیق کہ تو
سردار مسلمانوں کا اور پیشوا پرہیزگاروں کا اور پیشوا اون لوگوں کا ہے کہ ساتھ
نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہیں مثل امتیاز اون گھوڑوں کے کہ
پیشانی اور چاروں دست و پا اونکے سفید ہیں از انجملہ ابن مغازلی نے
کتاب مناقب میں روایت کی ہے ابو ایوب انصاری سے کہ رسولخدا صلعم نے فاطمہ
سے کہا یا فاطمة ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعة فاختار منہا اباک جبرئیل فیہ

ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا یعنی
اے فاطمہ تحقیق کہ حق تعالی نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
زمین سے تیرے باپ کو پس بھیجا اوسکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کی زمین پر
دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین سے تیرے شوہر کو پس وحی بھیجی مجھکو پس
میں نے تجھکو اوسکے نکاح میں دیا اور کیا میں نے اوسکو وصی اپنا از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب میں روایت کی باسناد امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی السدرۃ
المنتہی وقفت بین یدی ربی عز وجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
یا ربی قال قد بلوت خلقی فایہم رایت وطوع لک قلت یا ربی علیا قال
صدقت یا محمد فہل اتخذت لنفسک خلیفۃ یودی عنک ویعلم عبادی
من کتابی ما لا یعلمون قلت اختر لی فان خیرتک خیرتی قال قد اخترت لک
علیا فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیا ونحلتہ علمی وحلمی امیر المومنین حقا لم ینلہا
احد قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علی رایۃ الہدی وامام من اطاعنی ونور
اولیائی وہی الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج میں مجھکو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
سدرۃ المنتہی تک تو کھڑا ہوا میں سامنے اپنے رب کے خطاب آیا کہ اے
محمد کہا میں نے حاضر ہوں میں تیرے پاس اے پروردگار میرے کہا تحقیق کہ میرے
مخلوقات سے کسکو فرمان بردار اپنا زیادہ پایا تو نے کہا میں نے اے پروردگار
میرے علی کو کہا سچ کہا تو نے آیا لیا ہے تو نے واسطے اپنے خلیفہ کہ پہونچاوے

احکام دین کو تیری امت کو اور تعلیم دے میرے بندون کو میری کتاب ہی اور جو چیز
کو کہ نہین جانتے ہین کہا مینے تو اختیار کرو واسطے میرے پس تحقیق کہ برگزیدہ
تیرا امیر برگزیدہ ہی اوسوقت خطاب الٰہی پہونچا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا مینے
واسطے تیرے علیکو پس لے تو اوسکو واسطے اپنے خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
مین نے اوسکو علم اور حلم اپنا اور وہ ہی امیر مومنونکا ہی کہ تحقیق کہ نہین پہونچا ہی
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہوگا کوئی بعد اوسکے
اے محمد علی علم ہدایت ہی اور امام اون لوگونکا ہی کہ اطاعت میری کرنیکے
اور روشنی بخشنے والا امیر کے دوستونکا ہی اور وہ ہی وہ کلمہ کہ لازم کیا مینے
اوسکو اوپر پرہیزگارون کے جو شخص کہ دوست رکھے اوسکو پس تحقیق
کہ دشمن رکھا اوسنے مجکو اور اخیر مین اسی حدیث کے روایت کی ہی کہ
حق تعالی نے خطاب کیا اپنے رسول کے اور فرمایا کہ لولا علی لم یعرف حزبی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسلی یعنی اگر علی نہوتا نہ پہچانا جاتا لشکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبرون کے از انجملہ اخطب خوارزم
نے روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ کہا جسروز کہ نوبت میرے تھی کہ رسولخدا
کے پاس رہونمین دیکھا مینے حضرت کو اونگلیان اپنی علی کے اونگلیونمین
ڈالے تھے اوسحالت مین کہ تکیہ کیے تھے اپنے ہاتھ سے کاندھے پر علی کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس مین باہر گئے اور وہ
دونون آپس مین راز کہتے تھے اور مین سنتی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھے
کہ کیا کہتے ہین یہانتک کہ مین آپ اپنے سے کہا کہ دوپہر دن آیا آگے آئی مین

اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن حضرت نے فرمایا پھر جا اور اپنی جگہ پر جا
بعد اوسکے آپسمین راز کہنے مین مشغول ہوئے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
نبی سے مین نے کہا روز میرا گیا اور علے نے باز رکہا حضرت کو میری ملاقات سے
اوسوقت مین آگے گئے اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن رسولخدا نے
کہا مت آپس گئے مین اپنی جگہہ پر یہانتک کہ اپنے سے کہا مین نے کہ وقت زوال
کا ہوا باہر چل نماز کے جگہہ پر پس مین آگے آئے اور کھڑے ہوئے اور
کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن پس نبی نے کہا آئین داخل ہوئے اور
علے رکھے ہوئے تھے اپنے ہاتھ کو رسولخدا کے زانو پر اور دونون سر کو ایک دوسر
کے کان مین لگائے تھے اور آپسمین راز کہتے تھے جب مین داخل ہوئے اور
علے باہر گئے نبی نے میرے ساتھ مہربانی کی اور بعد اسکے کہا یا ام سلمۃ
لاتلومینی فان جبرئیل اتانی من اللہ تعالی بامر ان اوصی بہ علیا من بعدی
وکنت بین جبرئیل و علی عن یمینی و علی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر
علیا بما کان بعدی الی یوم القیامۃ فاعذرینی ولاتلومینی ان اللہ عزوجل
اختار لکل نبی وصیا فانا نبی ہذہ الامۃ و علے وصیی فی عترتی واہلبیتی و
امتی من بعدی یعنے ای ام سلمہ ملامت نہ کر مجکو اسواسطے کہ جبرئیل آئے
تھے اللہ تعالی کیطرف سے واسطے اوس امر کے کہ مین وصی کرون
ساتھ اوس امر کے علے کو بعد اپنے اور تھا مین درمیان جبرئیل اور علے کے
جبرئیل میرے دہنی طرف تھے اور علے میرے بائین طرف اور امر کیا مجکو
جبرئیل نے کہ خبر دون مین علے کو ساتھ اون چیزون کے کہ ہونگے بعد میرے

روز قیامت تک پس معذور رکھ مجھکو اور ملامت نہ کر مجھکو تحقیق کہ خدائی
عزوجل نے اختیار کیا ہی واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہی
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور مین نبی اس امت کا ہون اور
علیؑ جانشین میرا میری عترت اور میرے اہلبیت امت مین ہی بعد میرے
از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی مین تفسیر من آیت ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی کے روایت کی ہی کعب ابن عجزہ سے کہ پوچھا ہمنے
رسولخدا کیونکر درود تمپر بھیجنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم یعنے خداوندا تو درود بھیج
محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تونے درود بھیجا اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور موطا ئی مالک مین اسقدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہی کہ روایت مسلم مین نہین ہی انک حمید مجید
وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین کہا ہی کہ نقل کی ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل یسین سی قول حق تعالی سلام علی آل یسین مین آل محمد ہین
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلکم مین کہا کہ فرمایا رسولخدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیدًا الا ومن مات علی حب آل محمد مات
مغفورًا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبًا الا ومن مات علی
حب آل محمد مات مومنًا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد

یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی
حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل
محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد
مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم
القیامۃ مکتوب بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض
آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ حاصل معنے یہ ہین کہ جو کوئی کہ مرے دوستی
آل محمد پر اجر شہید اور توبہ کرنیوالیکا پاوے اور بخشا جاوے اور کامل
الایمان ہو اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوش خبری بہشت کے
سنے اور قبر مین اوسکے دو دروازہ ہون بہشت سے اور فرشتہ رحمت
کے لئے اوسکے قبر زیارتگاہ ہو اور طریقہ ملت نبوی پر دنیا سے
جاوے اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مرے اور حاضر ہو روز قیامت
مین تو اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ
شخص محروم ہے رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جاوے اور خوشبو
بہشت کے اوسکے دماغ مین نہ پہونچے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ روایت
ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی واذانی
فی عترتی یعنے حرام ہے جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے
اہلبیت پر اور رنج دے مجکو بسبب رنج دینے کے میرے اہلبیت
کو اور ثعلبی نے پہلے حدیث کو اپنے تفسیر مین جریر ابن عبد اللہ سے
اور دوسری حدیث کو علی ابن ابیطالب سے روایت کیا ہے انا نجلہ

صحیح بخاری اور جمیع بین الصحاح الستہ مناقب حضرت فاطمہ مین باسناد
روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمتہ سیدۃ نساء اہل الجنتہ یعنے فاطمہ
بہترین زنان جنت ہی اور جمع بین الصحاح مین ہی کہ رسولخدا نے فاطمہ سے کہا
الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنی راضی نہین ہی تو ای فاطمہ
کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے حدیث روایت
ہوئی ہی لیکن اوسمین بجای العالمین کے المومنین ہی از انجملہ صحیح مسلم اور
صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ باسناد روایت کی
ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمتہ بضعتہ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی یعنے
فاطمہ ایک ٹکڑا مجھ سے ہی جو کوئی کہ غضب مین لایا اوسکو پس تحقیق کہ
غضب مین لایا مجکو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ
مین بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین روایت
کی ہی اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہی کہ تہمت کرنا فاطمہ پر تہمت
کرنا مجھپر ہی اور رنج دینا فاطمہ کو رنج دینا مجکو ہی از انجملہ احمد حنبل نے مسند
مین روایت کی ہی کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھہ حسنین کا اور کہا من احبنی
واحب ہذین واحب اباہما وامہما کان معی فی درجتہ الجنتہ یعنے جو شخص
کہ دوست رکہی مجکو اور ان دونون کو اور اونکے باپ اور مان کو
ہوگا ہمارے ساتھ درجہ بہشت مین از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت
کی ہی ابن عمر سے کہ رسولخدا نے فرمایا من احب علیا قبل اللہ صلوتہ
وصیامہ وقیامہ واستجاب دعائہ الا ومن احب علیا اعطاہ بکل عرق

فی بدنہ مدینۃً فی الجنۃ الا ومن احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و
الصراط الا ومن مات علی حب آل محمد فانا کفیلہ فی الجنۃ مع الانبیاء الا
ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ ایٔس من رحمۃ اللہ
حاصل معنے یہ ہی کہ دوستی علی باعث ہی قبول ہونے نماز اور روزہ اور
دعا کے اور محب علی کو بعوض ہر قطرہ عرق کے کہ اوسکے بدن مین ہی ایک
شہر دیگا حق تعالی بہشت مین اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن مین
ہی حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور مین ضامن ہون کہ وہ
بہشت مین پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت مین دشمن آل محمد
کے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ محروم ہی رحمت خدا سے
از انجملہ صاحب کشاف نے روایت کی ہی باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
فاطمۃ مہجۃ قلبی وابناہا ثمرۃ فوادی وبعلہا نور بصری والائمۃ من ولدہا
امناء ربی وحبل ممدود بینہ وبین خلیقتہ من اعتصم بہم نجی ومن تخلف
عنہم ہوی یعنے فاطمہ جان میری قلب کے ہی اور دونون بیٹی اوسکے
پھل میری قلب کے ہین اور شوہر اوسکا نور ہی میری بینائی کا اور دوسری
آیمہ کہ اوسکے نسل سے ہین امین ہین خدا کے اور حبل ممدود ہین درمیان
خدا اور اوسکے خلق کے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور اخطب نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا نے النجوم امان لاہل الارض فاذا ذہب ذہبوا
واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض یعنی جیسا کہ ستارے
باعث امن اور بقاء اہل آسمان کے ہین جب منطرف ہونگے اہل آسمان بھی برطرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی امان اور نگاہ رکھنے والے اہل زمین کے ہین
اور اونکے بقا سے اہل زمین باقی ہین اور جب یہ جائینگے جہان سے تو اہل
زمین بھی باقی نہ رہینگے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہی عبدالرحمن بن
عوف سی کہا او سنو کہ تو مجہہ سی اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہون جہوٹے
حدیثین رسولخدا سی سنا ہینے کہ فرمایا کہ انا الشجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا
والحسن والحسین ثمرتہا و شیعتنا ورقہا و اصل الشجرۃ فی جنۃ عدن و سائر
ذالک فی الجنۃ یعنی مین درخت ہون اور فاطمہ اشاخ اوس درخت کی
اور علی مایہ نخل ترا اور حسن اور حسین پہل اور شیعہ ہم لوگونکے پتے اوسکی
اور اصل درخت کے بہشت مین از انجملہ ابن معازلی نی کتاب مناقب
مین روایت کی ہی باسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا تختمو
بالعقیق فانہ اول حجر شہد للہ بالوحدانیۃ و لی بالنبوۃ و لعلی بالوصیۃ
ولولدہ بالامامۃ و لشیعتہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتہر ہی
کہ جسنے گواہی دی واسطی خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھہ
نبوت کے اور واسطے علی ساتھہ وصی ہونے کے اور واسطے فرزندان
علی کے ساتھہ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھہ جنت کے از انجملہ
اخطب نے مناقب مین روایت کی ہی سلمان فارسی سے کہ رسولخدا نے
امیر کیا علی کو کہ ای علی انگوٹھی وہنی ہاتھہ مین پہنو کہ مقربین سی ہوگے
کہا علی نے یا رسول اللہ کون ہین مقربین کہا جبرئیل اور میکائیل
کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤنین کہا بالعقیق الاحمر

فانہ جبین بحق و اقر اللہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولولدک بالامامۃ
ولمحبیک بالجنۃ ولشیعتہ ولدک بالفردوس یعنی ساتھ عقیق سرخ کے
پس تحقیق کہ عقیق پہاڑ ہی کہ جسنے اقرار کیا وحدانیت خدا اور میری نبوت
اور تمہاری وصی ہونیکے اور تمہاری فرزندون کے سر کے شیعون کے اہل فردوس
ہونیکا از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی امام زین العابدین
سے اور آپ نے اپنی والد بزرگوار امام حسینؑ سے کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا
یا ابا الحسن کلم الشمس فانہا تکلمک یعنے ای ابا الحسن بات کر آفتاب سے
پس تحقیق کہ وہ بھی بات کریگا تجھ سے اوسوقت کہا علی نے آفتاب
سے السلام علیک ایہا العبد المطیع اللہ تعالی پس کہا آفتاب نے و
علیک السلام یا امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین یا علی انت
و شیعتک فی الجنۃ از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جابر سے کہ کہا
تھا مین نزدیک رسولخدا کے کہ نمود ہوے علی ابن ابیطالب پس رسولخدا
نے کہا قد اتاکم اخی یعنے تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بھائی میرا بعد اسکے منہ
طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا و شیعتہ ہم الفائزون
یوم القیامۃ یعنے قسم ہی خدا کے کہ جان میری قبضہ قدرت مین اوسکے
ہی کہ یہ شخص یعنے علی اور شیعہ اوسکے پہونچنے والے ہین رحمت الٰہی
کو قیامت کے روز از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث
کو کہ جسمین چند فضائل علی ابن ابیطالبؑ کے مذکور ہین اور بروز فتح خیبر کو
رسولخدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہی روایت کیا ہی کہ بعض فقری اوس

اور تمہارے دوستون ... اہل جنت اور تمہارے فرزندون کے

حدیث نکیسے یہ ہین وانت اول داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک علیٰ
منابر من نور یہ حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری ولحمک لحمی ودمک
دمی وان الحق معک حاصل معنی یہ ہے کہ اے علی تو پہلا شخص ہے کہ داخل
ہوگا جنت مین میری امت سے اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبرون
پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہے اور صلح ساتھ تیرے
صلح ساتھ میری ہے اور راز تیرا راز میرا ہے اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا
تحقیق کہ حق تیری ساتھ ہے ازانجملہ [۲۲] صحیح مسلم مین روایت کی ہے سعد ابن
ابی وقاص سے کہ فرمایا رسولخدا نے لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ
ویلیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی ہمیشہ رہیگا دین قیامت تک
اور اوپر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا الی
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی ہمیشہ اسلام عزیز رہیگا جب تک کہ ہون
بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
قریش سے ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داود اور جمع بین الصحیحین مین بھی
منقول ہین ازانجملہ [۲۷] مسند احمد حنبل مین روایت کی ہے عباس ابن عبد المطلب
سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا عم یملک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج المہدی
من ولدی یصلح اللہ امرہ فی لیلۃ واحدۃ یعنی اے چچا مالک کریگا خدا
میری فرزندون سے بارہ خلیفہ کو اور باہر آویگا مہدی میری فرزندون سے
درست کریگا خدا اوسکے امر کو ایک رات مین ازانجملہ [۲۸] اخطب خوارزم

نے ایک حدیث طولانی سلمان رضی اللہ عنہ سے حال شب معراج مین روایت کی ہے
کہ بعض فقرے اوسکے مقام خطاب حقتعالی مین بقدر ضرورت اس مقام
کے یہ ہین یا محمدؐ انی خلقتک وخلقت علیًا وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ
من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا
کان عندی من المؤمنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین یعنے اے
محمد بتحقیق کہ پیدا کیا مین نے تجکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو
اور اون ائمہ کو کہ بیٹے اوسکے ہین اپنے نور سے اور ظاہر کیا مین نے تم لوگون
کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنے قبول کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک کافرون سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون
کی دوستی کو ہوا نزدیک میرے کافرون سے یا محمد تحب ان تراہم قلت
نعم یا رب فقال التفت علی یمین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمۃ
والحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر
وعلی بن موسی ومحمد ابن علی وعلی محمد والحسن بن علی والمہدی فی
ضحضاح من نور قیام یصلون وہو فی وسطہم کوکب دری یعنے اے
محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھے تو اون لوگون کے کہا مین نے ہان اے پروردگار
میرے پس کہا متوجہ ہو داہنے طرف عرش کے جب متوجہ ہوا مین
دیکھا مین نے علے اور فاطمہ اور حسن وحسین اور علے بن الحسین اور
محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی

اور محمد بن علی اور علی ابن محمد اور حسن ابن علی اور مہدی کو ایک نور مثل آب
تابناک میں پڑے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور مہدی درمیان انکے مثل ستارہ
روشن کے تھے فقال یا محمد ھٰؤلاء الحجج پس کہا اے محمد یہ لوگ ہیں حجتیں ہماری
از انجملہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب سے کہ رسولخدا
نے فرمایا انا واردکم وانت یا علی الساقی والحسن والرائد والحسین الآمر وعلی
بن الحسین الفارط ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد بن السائق وموسی بن جعفر
محصی المحبین والمبغضین وقامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اہل الجنۃ فی درجاتھم وعلی بن محمد خطیب شیعتھم ومزوجھم الحور
العین والحسن بن علی سراج اہل الجنۃ یستضیئون بہ والہادی شفیعھم یوم
القیامۃ حیث لا یاذن اللہ الا لمن یشاء و یرضی یعنی میں وارد ہونیوالا
تم لوگوں پر ہوں حوض کوثر پر اور تو ہے اے علی ساقی اور حسن نشان دینے
والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعوں کے اور حسین امر کرنیوالا اور علی ابن
الحسین پہلے آنیوالا حوض پر واسطے تہیہ اسباب کے اور محمد ابن علی خبر کرنیوالا اور
جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسی ابن جعفر شمار کرنیوالا دوستوں کا اور
دشمنوں کا اور گرانیوالا منافقوں کا اور علی ابن موسی زینت دینیوالا مومنوں کا
اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اونکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
خطبہ کہنے والا شیعوں کا اور نکاح کرنے والا حور عین کا اونکے ساتھ اور حسن
ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی ڈھونڈھینگے اوس سے اور مہدی
ہادی شفاعت کرنیوالا شیعوں کا ہے روز قیامت میں اس حیثیت سے کہ

رخصت نہین دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ چاہے وہ
اور راضی ہوا ازانجملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اونہنے کہ مین
داخل ہوا خدمت نبی مین اوسوقت کہ امام حسین ابن علی ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونون آنکھون اور دونون لب کو اونکے اور
کہتے تھے اَنْتَ سَیِّدٌ ابْنُ سَیِّدٍ اَبُو السَّادَاتِ اَنْتَ اِمَامٌ ابْنُ اِمَامٍ اَبُو
الْاَئِمَّۃِ اَنْتَ حُجَّۃٌ ابْنُ حُجَّۃٍ اَبُو حُجَجٍ تِسْعَۃٍ مِنْ صُلْبِکَ تَاسِعُھُمْ قَائِمُھُمْ یعنے تو
سید بیٹا سید کا باپ سادات کا تو ہے تو ہے امام بیٹا امام کا باپ اماموں کا
تو ہے تو ہے حجت خدا بیٹا حجت خدا کا باپ نو حجت خدا کا نوان اونکا قائم
اونکا ہے ابن ابی الحدید نے کہ جملہ مشاہیر اہل سنت سے ہین جلد اول
شرح نہج البلاغت مین کہا ہے کہ نزدیک ہم لوگون کے شک نہین ہے
اسمین کہ علی وصی رسول ہین اور نسبت دی ہے ساتھہ عناد کے اوس
شخص کو کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے اور ایک جمع کثیر صحابہ سے اشعار
متضمن وصی ہونے اونحضرت کے نقل کئے ہین اور ان اشعار سے
کہ روایت کئے ہین عبد اللہ ابن سفیان سے ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ
وَصِیُّ النَّبِیِّ وَابْنُ عَمِّہٖ ۞ اور عبد الرحمن بن جعیل سے یہ ہے مصرعہ تملیتا
وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَمِّہٖ ۞ اور ابو الہیثم سے یہ ہے مصرعہ اِنَّ الوَ
اَبَانَا وَ وَلِیَّنَا ۞ اور اخطب خوارزم نے مناقب مین عبد اللہ ابن رافع سے
روایت کی ہے کہ مدح مین اونحضرت کے کہا شعر عَلِیٌّ وَلِیٌّ حَبِیبُ الْمَجِیدِ
وَصِیُّ النَّبِیِّ مِنَ الْعَالَمِیْنَا ۞ تنبیہ پوشیدہ نہین ہے کہ ہر عاقل منصف کو

ان شواہد واضحہ سے کہ اس رسالہ مین مختصراً مثل یکے از ہزار کتب معتبرہ اہل سنت سے منقول اور مذکور ہوے جزم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ امام اور مقتداۓ خلق اور خلیفہ بلا فصل ہین اور بعد اونکے گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علماۓ اہل سنت کا کہ علی ابن ابی طالبؑ وصی رسولؐ علم مین تھے امام بافاصلہ نہ تھے ارباب فہم سلیم کے نزدیک رکیک اور قابل عدم اعتنا ہے اسلئے کہ مراد وصی سے سوا اسکے نہین ہے کہ شخص وصی متصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے پس ہرگاہ حضرت رسولخدا نے حضرت علی مرتضیٰؑ کو وصی کیا تو چاہیے کہ بعد رسول خدا کے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ معہذا احادیث مذکورہ متضمن معنے امامت اور خلافت کے بھی ہین اور سب دال ہین اسپر کہ جناب امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ بعد رسالتمآب کے ہین اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصے علم مین ہے مدعی ثابت ہے اسواسطے کہ ہرگاہ وصی علم مین جناب امیر المومنینؑ تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حافظ ملت حضرت رسولؐ کے تھے نہ غیر اونکا پس باوجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز مستحق خلافت کا نہین ہوسکتا الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولاء امیر المومنین والائمۃ علیہم السلام مقصد دوم حالات مین بعض اصحاب ذوی الاقتدار کے جاننا کہ اصحاب رسولخدا علے العموم ممدوح

نہیں ہیں بلکہ بعض انمیں سے بالیقین مذموم ہیں چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین
میں کہ متفق علیہ بخاری و مسلم ہے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ سیجاء برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک الی آخرہ
اور آخر حدیث میں یہ عبارت ہے مرتدین علی اعقابہم حاصل معنے یہ ہے
کہ قریب ہے کہ کچھ لوگوں کو میری امت سے اصحاب شمال میں کہ اہل جہنم ہیں
داخل کرینگے اور میں کہونگا اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
ہیں پس فرمائیگا حق تعالے کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا احداث کیا
ہے بعد تیرے کہ جسوقت سے کہ یہ لوگ تجھ سے جدا ہوئے ہیں اور ملت سے
تیری پھر گئے اور بھی جمع بین الصحیحین میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
یرد علی الحوض رجال من امتی فیحلؤن عنہ فاقول یا رب اصحابی فیقول
لا علم لک بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری حاصل
معنے یہ ہے کہ وارد ہونگے حوض کوثر پر کچھ لوگ میری امت سے پس
نکالے جائینگے اور اسوقت کہونگا میں کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
میرے ہیں پس فرمائیگا حق تعالے نہیں ہے علم تجھکو اوس چیز کا کہ
احداث کیا ہے ان لوگوں نے بعد تیرے تحقیق کہ یہ لوگ مرتد اور بے دین
ہو گئے اور اپنے کفر اصلی کیطرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت حدیثیں
کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور مسند
احمد حنبل وغیرہا میں بعبارت مختلف اور مضمون واحد منقول ہیں

معلوم ہوا کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بعد وفات حضرت رسول خدا کے
احداث بدعت شرع میں کیا اور مرتد ہوگئے پس اونہیں سے جناب ابوبکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں ان بزرگواروں کی شان میں اخبار
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں کثرت سے ہیں کہ
اس رسالہ مختصر میں گنجایش نقل کے نہیں ہے از انجملہ عبد الرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد الخلفا میں روایت ابو نصر کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوے بہت صحابہ شہید ہوے ایک مقام میں نعشیں انکے
جمع تھیں حضرت رسول خدا وہان تشریف لائے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دی تو ابو بکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہیں ہیں ہم لوگ
بھائی انکے ایمان لائے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لائے ہین اور جہاد کیا
ہم لوگون نے جیسا کہ ان لوگون نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ہان ایسا ہی ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا احداث کروگے شرع
میں بعد میرے پس روئے ابو بکر اور کہا ہم لوگ احداث کرنیوالے
ہیں بعد آپ کے از انجملہ جمع بین الصحیحین میں ہے کہ ابو بکر تقسیم کرتے تھے
خمس کو موافق تقسیم پیغمبر کے مگر نہیں دیتے تھے اقربائے پیغمبر کو
جیسا کہ پیغمبر دیتے تھے از انجملہ نکال ڈالا اصحاب ثلثہ نے حی
علی خیر العمل کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا الصلوٰۃ
خیر من النوم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں لکھا ہے از انجملہ

احمد حنبل نے مسند مین لکہا ہے کہ سید انبیا ہرگز بعد غسل جنابت وضو نہین کرتے تہے اور صحیح سجستانی اور حلیہ ابو نعیم مین حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام اور اُمت سے ہماری نہین ہے آور اصحاب ثلثہ نے خلاف اسکے حکم دیا اور یہ بدعت ابتک جاری ہے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ سید کائنات نماز ظہرین اور مغربین کو ملا کے پڑہتے تہے اور اصحاب ثلثہ نے اس حکم کو ناجائز قرار دیا ہے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ منع جہر بسملہ مین سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ صحاح مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے حکم دیا تہا از انجملہ مسند احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پیچہے جنازہ کے چلو اور حضرت پیچہے جنازہ کے چلتے تہے برخلاف اسکے حکم دیا کہ آگے جنازہ کے چلین اور اگرچہ اکثر ان بدعتون سے زمانہ جناب ابوبکر مین جاری ہوئین لیکن ساتہہ کوشش جناب عمر کے اور جناب عثمان بہی اون بدعتون پر عمل کرتے رہے از انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مہر اپنی زوجہ کا چار سو درہم سے زیادہ قرار دے اوسکو لیکے داخل بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوس چیز کو کہ جو خدا نے قرآن مجید مین حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس آیت کو پڑہا اٰن اٰتیتم احدٰہن قنطارًا فلا تاخذوا منہ شیئًا عمر

شرمندہ ہوے اور روے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنے سب لوگ فقیہ زیادہ ہین عمر سے یہان تک کہ عورتین گھرون
مین انتہی منجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت
مین حکم ساتھ رجم زن حاملہ کے کیا حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر تجھکو
اس عورت پر سلطنت ہے نہین ہے سلطنت اوسپر جو اوسکے شکم مین ہے
عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر یعنے اگر نہوتے علیؑ تو عمر ہلاک ہوجاتا انتہی منجملہ
مسند احمد حنبل مین ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت مین چاہا کہ مجنون پر حد جاری
کرے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حد اوسکو نہ مار کہ اوٹھا لیا گیا ہے قلم مجنون
سے عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر اسی طرح سے بہت سے مقدمات مین
اور بدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنینؑ
نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہان تک کہ گذشتہ
مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آئے انتہی منجملہ جمع بین الصحیحین مین
ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہرگاہ جنب ہوئین اور پانی نہ پاؤن
مین کیا کرون عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑھ پس عمار یاسر نے اس غلط پر تنبیہ
کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضروری سے اور
مشہوری سے بھی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تھے اور آیت قرآنی
فلم تجدوا ماء فتیمموا کو نہین جانتے تھے یعنے نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو انتہی منجملہ
جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
ساتھ اس مضمون کے کہ کہا اونے کہ حج تمتع اور متعہ عورتون سے

کرتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا مین اوسوقت تک کہ جب عمر نے
منع کیا دونون کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتون سے متعہ کریگا مین اوسکو
سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ ابن عباس
حکم کرتے تھے متعہ کرنیکا اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہے کہ ایک
مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتون سے حلال تھا اوسنے
کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
کرنیکو ابن عمر نے جواب مین کہا کہ مین رسول خدا کی سنت کو باپ کے
کہنے سے ترک نہین کرتا اور احمد حنبل نے مسند مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا مین
حکم متعہ کرنیکا اور کیا ہم لوگون نے زمانہ رسول خدا مین اور نازل
نہین ہوا قرآن مین حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بھی منع نہین کیا متعہ
کرنیکو اوسوقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور مشہور ہے اور کتب
اہل سنت مین مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا المتعتان کانتا فی
عہد رسول اللہ وانا احرمہا عنہما واعاقب علیہا متعۃ النساء ومتعۃ الحج
یعنے دو متعہ تھے زمانہ رسول خدا مین اور مین منع کرتا ہون دونون
کام کو اور سزا دیتا ہومین لوگون کو دونون کام کرنے پر وہ متعہ
کرنا عورتون سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہین کہ اوسکو
حرام کرین باوجود اس کے کہ خود بھی معترف ہون اوسکے حلال

ہوئے ہیں از انجملہ جب عمر نے احداث کیا تراویح کو شبہائے رمضان مین
چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین مسند ابو ہریرہ سے باتفاق بخاری
ومسلم اور کتاب کامل مین ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان مین ایک
شب عمر کے ساتھ مسجد مین گیا مین دیکھا مینے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑہتے ہین پس کہا عمر نے نعمۃ البدعۃ یعنے خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا
نے کلُّ بدعۃ ضلالۃ یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
مین حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اہل البدعۃ
شرُّ الخلق والخلیقۃ یعنے اہل بدعت بدترین خلایق ہین اور ابن
حجر نے ابو حاتم سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اہل البدع
کلاب النار یعنے اہل بدعت کتے ہین جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ
فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنے جسنے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوسنے مدد کی خرابی اسلام از انجملہ نماز جنازہ مین
پانچ تکبیرین تہین چار تکبیرین مقرر کین چنانچہ ابو ہلال عسکری نے کہ
علمائے اہل سنت سے ہے کتاب اوائل مین لکھا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگون کو امر کیا نماز میت مین ساتھ چار تکبیرون کے عمر
ابن خطاب تہا از انجملہ جناب عثمان نے سفر مین چار رکعت نماز قرا

دے چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا نماز کیا رسول خدا نے ہم لوگون کے ساتھہ نماز
مسافری وغیرہ مین دو رکعت اور اسیطرح ابوبکر اور عمر اور عثمان نے
بھی اول خلافت مین ایسا ہی کیا بعد اسکے عثمان نے چار رکعت کے
اور جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور مسلم سے روایت کی ہے کہ
بفرمودہ رسول خدا نماز سفر مین دو رکعت ہے اور حضر مین چار رکعت
از انجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہے تفسیر سورہ احقاف مین کہ ایک
عورت نے شوہر کیا اور بعد چھہ مہینے کے لڑکا جنے جب خبر عثمان کو پہونچی
سنگسار کرنیکا حکم دیا پس علی ابن ابی طالب نے نزدیک عثمان کے آکے
منع کیا اور فرمایا کہ حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے وَفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ
یعنے مدت دودہ پینے کی دو سال ہین اور دوسری جگہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا یعنے مدت حمل اور دودہ پینے کی
تیس مہینے ہین اور خارج کرو چھہ مہینے واسطے حمل کے باقی رہتے ہین پس ہرگاہ
حق تعالے نے مدت حمل کے چھہ مہینے فرمایا تو کسواسطے بندہ خدا کو سنگسار
کرتا ہے فقط یہ احداث جناب خلیفہ ثالث کا صریح خلاف حکم خدا تھا حق تعالے
نے قران مین فرمایا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
یعنے جو لوگ حکم نکرین ساتھہ اوس چیز کے کہ حق تعالے نے نازل کیا
ہے پس یہ لوگ کافر ہین اور دوسرے جگہ فرمایا ہے فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ یعنے پس یہ لوگ ظالم ہین اور تیسرے جگہ فرمایا ہے

فاولٰئک ھم الفاسقون یعنے پس یہ لوگ فاسق ہین پس اوس روایت
اور این آیات قران سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات مین ان تینون
صاحبون کے اس کثرت سے اخبار اور آثار ظلم اور فسق اور کفر اور
نفاق اور ناقابل خلافت ہونے کے کتب معتمدہ اہل سنت مین ہین کہ
اگر تھوڑے اونمین سے نقل کئے جائین تو ایک کتاب صحیح بنجائے
لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشتی نمونہ
از خروار اور اندکے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
مزاحم نے کتاب صفین مین اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ مین
اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے نقل کیا ہے
کہ علی بعد وفات رسول خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چالیس شخص
صاحبان عزم سے پاتا مین تو جہاد کرتا ابوبکر سے از انجملہ بخاری نے
کتاب الادب مین اور سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ
ایک روز حذیفہ اور ابوبکر خدمت مین رسول خدا کے آئے جب حضرت نے
اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم مین مثل چیونٹے کے چال کے
ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت مین شریک
کرین غیر خدا کو اور ایسا نہین ہے فرمایا کہ شرک چھپا ہے تم مین
مثل چیونٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور صاحب
مشکوۃ اور ثعلبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک نے

اپنے کتاب مین لکہاہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوے تو عمر نے کہا ما شککت
منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے نہین ہوا تہا شک مجہے نبوت مین مگر
آجکے روز پس شک نہین کہ شک کرنیوالا نبوت مین مسلمان نہین
ہے از انجملہ کتاب احیاء العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین
اور ریاض النفس اور تہذیب القلق اور کتاب سواد و بیاض و
بخاری مین روایت کی ہے کہ بنا بر اوس کے کہ رسول خدا نے
منافقین کو حذیفہ سے کہدیا تہا عمر نے حذیفہ سے پوچہا کہ ہم منافق
ہین یا نہین اسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے
منافق ہونیکا تہا از انجملہ حافظ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین
روایت کی ہے کہ حالت نزع مین عمر کہتے تہے لیتنی کنت من القوم
فسمنونی ثم جاءہم احب قومہم الیہم فذبحونی و جعلوا نصفی شواء
و نصفی قدیرا و اکلونی فاکون عذرۃ ولا اکون بشرا یعنے کاش
مین گوسفند ہوتا قبیلہ سے مجہکو فربہ کرتے پس کوئی شخص سب سے
زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا مجہکو ذبح
کرتے اور نصف بدن کو میرے کباب کرتے اور نصف بدن کو
سیرے خشک کرلے کہ دوسرے وقت کہالے پس گو ہوتا مین
اور آدمی نہوتا مین یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت
قرانی کے و یقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے کہیگا کافر کاش
کہ ہوتا مین مٹے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبد اللہ

بن عباس سے کہ عمر نے وقت وفات کے عبد اللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنی بنی ہاشم پر جو مینے ظلم کیا ہے اوسکے سبب سے ہے اور
کتب اہل سنت مین روایت کی ہے مامن محتضر یحتضر الا یری مقعدہ
من الجنۃ والنار یعنے کوئی صاحب حالت نزع نہین ہے مگر یہ کہ جگہہ
اپنی بہشت یا دوزخ مین دیکھتا ہے ازانجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے
کہ عمر نے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابو بکر انا
ولی رسول اللہ فجئتما تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب
ھذا میراث امراتہ من ابیھا فقال ابو بکر قال رسول اللہ ما نورث
ما ترکناہ فھو صدقۃ فرایتما کاذبا اثما غادرا خائنا ثم توفی ابو بکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرایتمانی کاذبا اثما غادرا
خائنا حاصل معنے یہ ہے کہ جسوقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کہا ابو بکر نے کہ مین ہون ولی رسول خدا پس آئے تم دونون اے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی بھتیجے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اونکے باپ کے طرف سے
پس کہا ابو بکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چھوڑا مینے
صدقہ ہے میراث نہین ہے پس جانا تم دونون نے اوسکو جھوٹا
گنہگار عذر کرنیوالا اور جب ابو بکر مرے مینے کہا کہ مین ہون ولی
رسول خدا کا اور ولی ابو بکر کا پس جانا تم دونون نے مجھکو جھوٹا

گنہگار عذر کرنیوالا خیانت کرنیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزاین الحکمیہ مین لکھا ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ
اور عباس وارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلینؐ اور
قطب اور امام اور مستنیر بنور نبوت تھے پس ایسے شخصون سے
محال ہے کہ بلا وجہ جناب شیخین کو جھوٹا اور گنہگار اور عذر کرنیوالا
اور خیانت کرنیوالا سمجھا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
صحیح مسلم مین یہ حدیث رسول خدا کی ابوہریرہ نے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولؐ خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے
اور نماز پڑہے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
خصلتین یہ ہین کہ جھوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
مین خیانت کرے اور قران مین ہے وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ
لَکَاذِبُوْنَ یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بتحقیق کہ منافقین جھوٹے
ہین اور بہی قران مین ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ یعنے لعنت خدا
جھوٹون پر از انجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز الاعمال ملا علی متقی
اور سیر معامعین مین مذکور ہے کہ غزوہ طایف مین رسول خداؐ
نے ساتھ امیر المومنینؑ کے تادیر مناجات کی اور اسرار الٰہی انسے ذکر
کیے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسولؐ خدا پر
طعن کیا اور کنز الاعمال مین منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیرؑ کا
کرے پس اوسنے حسد رسولؐ خدا کا کیا اور جسنے حسد رسولخدا کا

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم مین ہے کہ ایک مال کے تقسیم مین اور رسالہ
ازالۃ الخفا تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب مین درباب نماز کرنے
رسول خدا کے عبد اللہ ابی پر اور کتاب حجۃ البالغہ تصنیف شاہ صاحب
موصوف مین درباب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری مین قصہ حاطب بن
بلیعۃ مین لکہا ہے کہ عمر نے رسولخدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب ملل ونحل نے لکھا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسول خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہور بشقشقیہ ہے کہ اس خطبہ مین حضرت
امیر المومنین نے حال غصب خلافت اور ظلم خلفاء ثلثہ کو بیان فرمایا ہی

اور فقرہ اول اوس خطبہ کا یہ ہے اما واللہ لقد تقمصہا ابن ابی قحافۃ
وانہ لیعلم ان محلی منہا محل القطب من الرحی حاصل معنے یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تہا کہ تحقیق کہ مین نسبت خلافت کے بمنزلہ میخ آسیا کے
ہون چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے نظر بحال اختصار اس رسالہ کے
نقل اوسکی مناسب معلوم نہین ہوے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید مین فقرہ اول مذکور
کے نشان سے ملاحظہ کرے اکابر علمائے اہل سنت مثل ابن عبد ربہ
نے عقد الفرید کتاب عقد مین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوائل
مین اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعید الدین تفتازانی
نے شرح مقاصد مین اور ابن اثیر جزری نے نہایۃ اللغات مین اور

محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار مین اور ابن خشاب نے درس مین اور
ابن ابی الحدید مدنی نے شرح نہج البلاغہ مین اور صاحب قاموس نے
اپنی کتاب لغت مین اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیر المومنین
علی ابن ابی طالب سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت مین
لکھا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علویہ کو اسواسطے شقشقیہ کہتے ہین کہ ابن عباس نے
درخواست کی تھے کہ کاش اتمام کو پہونچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر
المومنین نے فرمایا یا ابن عباس تلک شقشقۃ ہدرت ثم قرت حاصل
معنے یہ ہے کہ اے ابن عباس گیا جو کچہ کہ دیکھا تو نے وہ ایک حالت
تھے شقشقہ شتر کی کہ خوشی کی وقت مین حرکت مین آیا ایک آواز
غریب اوسے ظاہر ہوے اور بعد اسکے ساکن ہوا ابن ابی الحدید نے
اس خطبہ کی شرح مین بعض علماے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم
کہتا تہا کہ اگر مین اوسوقت مین ہوتا تو ابن عباس سے کہتا کہ تمہارے
چچا کے بیٹے نے مذمت مین اصحاب کبار کے کس چیز کو چھوڑا کہ تم آرزو
اوسکی کرتی ہو از انجملہ ابن قتیبہ شیخ معتمد الروایت اہل سنت نے
کتاب سیاست باب امامت ابو بکر مین لکھا ہے کہ انکار کیا علی ابن
ابی طالب نے بیعت ابو بکر سے اور جب علی سے بیعت چاہے تو علی نے
کہا اَنَا اَحَقُّ بِھٰذَا الاَمرِ مِنکُم لَا اُبَایِعُکُم وَ اَنتُم اَولٰی بِالبَیعَۃِ لِی وَ تَاخُذُونَ
ھٰذَا الاَمرَ مِنَّا اَھلَ البَیتِ غَصبًا حاصل معنے یہ ہے کہ ہم سزاوار زیادہ
ہین ساتھ امر امامت کے تم سے بیعت نکرونگا مین تمہارے اور

حالانکہ تم لوگ سزاوار زیادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرنیکے اور ساتھ غصب کے
حق کو ہمارے کہ ہم اہل بیت رسول ہیں تم سے لیتے ہو اوسوقت عمر سے
فرمایا اشہد انہ الیوم لیبرکن بک عذا یعنی سخت گھر آچکے . وزو واسطے ابو
بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت ملے تو وہ تجکو دے کل سے کے روز بعد اسکے
ان تعیش سے انکار کر حضرت نے کہا واللہ یا عمر لا اقبل قولک ولا ابایعہ
یعنی خدا کی قسم اے عمر نہ قول تیرا قبول کرونگا میں اور نہ کرونگا
میں بیعت ابو بکر کے بعد اسکے روایت کی ہے کہ انحضرت نے اوس
محفل میں کہا یا معشر المہاجرین لا تخرجوا سلطان محمد فی العرب من
دارہ [illegible] الی بیوتکم یعنی اسے جماعت مہاجرین باہر مت نکالو سلطنت محمد کو
اونکے گھر سے اپنے گھر میں از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ہے کہ
عمر نے اپنے عہد خلافت میں کہا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ
المسلمین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی بیعت کرنی ساتھ ابوبکر
کے ناگہاں [illegible] ہوئے تھے محفوظ رکھا خدا نے مسلمانوں کو شر سے
اوسکی بعد اسکے اگر پھر کوئی ایسا کرے تو قتل کرو اوسکو از انجملہ
صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی الحدید اور قاسم
ابن سلام کے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے منبر پر کہا اقیلونی فلست
بخیرکم وعلی فیکم یعنی چھوڑو اور فسخ کرو میرے بیعت کو اسواسطے
کہ میں بہتر تم لوگوں سے نہیں ہوں اور حالانکہ علی تم لوگوں میں
موجود ہیں از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں روایت

کی ہے کہ عمر نے کہا واللہ ما ادری خلیفۃ انا او ملک یعنی خدا کی قسم نہین
جانتا مین کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ازانجملہ کامل التاریخ مین شیخ ابن
اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون
یا خلیفہ سلمان نے جواب مین کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانون
کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہین ہے یہ سُنکے عمر روئے
اور حال یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے
تصرفات بہت کئے تھے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تھا
اور خمس حق سادات کو منع کرکے خود لیتے تھے چنانچہ بروایت ابن
عبد البر کتاب استیعاب مین ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے
ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایتے تین اور بروایتے چار تھین تراسی
تراسی ہزار اشرفیان آٹھوان حصہ اونکے مال متروکہ سے ملین ازانجملہ
ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست مین روایت کی ہے کہ جنگ
نہروان مین ایک شخص خدمت مین حضرت امیر المومنینؑ کے آیا اور
عرض کرنے لگا کہ آپ سے بیعت کرونگا کتاب خدا اور سُنت پیغمبرؐ اور
سُنت ابوبکر اور عمر پر قال امیر المومنینؑ ما دخل لسنۃ ابی بکر و عمر
فی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہؐ انما کانا عاملین بالجور حیث عملا
یعنی حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابوبکر اور عمر کو
کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا مین نہ تھے ابوبکر اور عمر مگر دو عامل
ساتھ ظلم کے ازانجملہ ابوداؤد سجستانی نے اپنے سنین مین

اور ترمذی نے اپنے صحیح مین اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل ہر ایک نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا مین جب
ابوبکر نے اپنے بیٹی عائشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسولخداؐ کو
معلوم ہوا تو اوسے حالت بیماری مین فضل ابن عباس کے دوش پہ
ہاتھ رکھکے مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر کو پیش نمازی نکرنے دی
پس حضرت رسول خدا نے ابوبکر کو قابل پیش نمازی بھی نہ سمجھا
کہ بنا بر مذہب اہل سُنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہو سکتا ہے
از انجملہ جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور ملل و نحل مین روایت کی ہے
کہ ابن عباس روتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق کہ مصیبت اور
تمام مصیبت وہی تھے کہ مانع ہوے رسول خدا کو لکھنے سے اور کہا
رسول خدا کو کہ ہذیان کہتے ہین از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے
کہا کہ گیا مین عمر ابن خطاب کے گھر مین اول خلافت مین اوسکی خبر علی
ابن ابی طالب کی مجھسے پوچھے اور کہا اعتقاد اونکا یہ ہی کہ رسولخدا نے
امامت کو اونپر مقرر کیا مینے کہا ہان اور مینے اپنے باپ سے بھی
پوچھا تھا اونے کہا علی سچ کہتے ہین پس عمر ابن خطاب نے کہا تحقیق
کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت مین تصریح ساتھ اسم
علیؑ کے کرین پس مین مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف
گرویدہ نہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ اس روایت

اسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب مین آنرا نجملہ اخطب خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ساتھ اسناد کے عبد اللہ ابن مسعود سے ساتھ اس مضمون کے کہ کہا تھا مین ساتھ رسول خدا کے اوس حالت مین کہ مدینہ سے بجانب صحرا متوجہ تھے پس اونحضرت نے ایک آہ کھینچے کہا مینے یارسول اللہ کیا ہے آپکو کہ آہ کھینچتے ہین اون حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے کہا مینے یارسول اللہ خلیفہ کرو اونحضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے ابوبکر کو پس چپ رہے بعد اوسکے ایک آہ کھینچے پھر پوچھا مینے اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے یارسول اللہ کسکو خلیفہ کرو اونحضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے عمر ابن خطاب کو پس چپ ہوے اور بعد اوسکے ایک اور آہ کھینچے اور جب مینے پوچھا وہی جواب اونحضرت نے دیا کہا مینے کسیکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرون مین کہا مینے علی ابن ابی طالب کو اونحضرت نے فرمایا اوہ ولن تفعلوا ذلک ابدا واللہ لئن فعلتموہ لید خلنکم الجنۃ حاصل معنے یہ ہے کہ اطاعت اوسکی نکرو گے ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤ گے خدا کی قسم اگر اوسکی خلافت پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگون کو جنت مین از انجملہ ملا دری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو عبد اللہ ابن عمر نے اوسکو لکھا کہ من عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویۃ اما بعد لقد عظمت الرزیۃ الخ حاصل معنے یہ ہے کہ یہ نامہ ہے عبد اللہ بن عمر

یزید بن معاویہ کو آتا بعد جو واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوئے اور
ایسا حادثہ اسلام مین ہوا کہ سب حادثون سے عظیم ہے اور جو روز
کہ حسینؑ پر گذرا مثل اوس روز کے کوئی روز نہوگا کچھ جانتا ہی
کہ تجھ سے یہ کیا کام ظہور مین آیا پس یزید نے جواب مین لکھا کہ آتا
بعد یا احمق فانا جئنا الی بیوت مجددۃ و فروش ممہدۃ الخ حاصل
معنے یہ ہے کہ جان اے احمق کہ مجھکو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
تھے حاصل ہوئے مجھکو مکانات بلند اور قصرہائے رفیع اور فرشہائے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور جو کچھ کہ لوازم
عیش دنیا سے تھے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوئے پس اگر
یہ حق ہمارا تہا تو حق پر ہمنے جدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تہا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تہا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب میوے اوس درخت
کے ہین کہ اوسنے نصب کیا اور حاصل اوس تخم کے ہین کہ اوسنے
بویا بد کیا اوسنے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تہا پس تجھکو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجھپر
ازانجملہ عبدربہ نے کتاب عقد مین لکھا ہے کہ عمر بن خطاب نے عمرو عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطاب کو خبر پہونچی کہ عمرو عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسیکو بھیجا کہ اوس سے لے پس عمرو عاص نے کہا :
قبح اللہ زمانا عمل عنہ عمرو بن عاص لعمر بن خطاب و اللہ انی
لاعرف الخطاب یحمل علی راسہ حزمۃ من حطب و علی ابنہ مثلہا لیعنی ۔ ۔ بون

کرے حق تعالےٰ اوس زمانہ کو کہ عمرو عاص عامل عمر ابن خطاب کا
ہو خدا کی قسم مینے دیکھا ہے کہ عمر اور باپ اوسکا دونون بوجھا
لکڑی کا سر پر رکھے ہوئے بیچتے تھے اور ابن ابی الحدید نے اس
نقل کو اسطرح لکھا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ مین عامل ابن
خطاب کا ہون خدا کی قسم کہ مینے دیکھا ہے کہ دونون عبائے کہنہ
اور گندہ پہنے ہوئے تھے کہ گھٹنے تک نہ پہونچتے تھے اور دونون کے
گردن پر بوجھا لکڑی کا تھا اور باپ میرا لباس ریشمی اور ناز و
نعمت مین غرق تھا اب وہ خلیفہ ہے اور مین عامل اوسکا ہون از انجملہ
عبد ربہ نے جلد دوم مین کتاب عقد کے لکھا ہے کہ عمر زمانہ خلافت
مین اپنے رستہ مین چلا جاتا تھا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے
کہا کہ اے عمر کھڑا ہو جب عمر کھڑا ہوا تو اوس عورت نے کہا کہ
ایک مدت تک مین تجھکو عمیر جانتے تھے اور لوگ نام تیرا ساتھ
تصغیر کے لیتے تھے یعنے مثل مردک کے بعد اوسکے عمر ہوا تو اور
ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجھکو اس نام
سے پوکارتے ہین اے پسر خطاب خدا سے نہین ڈرتا ہے تو لوگون
کے حال پر ساتھ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ
حکومت انتہیٰ از انجملہ حمیدی نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت مین اپنے
تفسیر مین اس قول حق تعالےٰ کے وَلَا تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا
لکھا ہے کہ عائشہ [illegible]

نکاح کرے اور عورتین اونکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہین اور دوسرے
جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ یعنے عورتین پیغمبر خدا کے تمہارے
مائین ہین اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہین نقل کیا ہے کہ
عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرینگے ہم لوگ عورتون پر اون کی
قرعہ ڈالینگے ہین ام سلمہ کو چاہتا ہون پس طلحہ نے کہا مین عائشہ کو
چاہتا ہون بعد اس گفتگو کے حق تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا
اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے
بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوس کے رسولؐ کو لعنت
کی ہے خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین اور اپنے رسولؐ کو اس گفتگو
سے ان لوگون کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل
واضح ہے ایذا و اہانت رسولؐ خدا پر جو عثمان کیطرف سے واقع ہوے
ازانجملہ بروایت ابن ابی الحدید وغیرہ عثمان نے مروان ابن حکم کو
ایک مرتبہ تمام خمس دیدیا اور عبداللہ ابن سرح کو تمام غنایم کہ فتح
افریقیہ سے ہاتھ آیا تھا بخش دیا اور کسیکو اوسمین شریک نکیا اور ابو
موسیٰ اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تھا وہ سب اپنے اقربا کو
تقسیم کر دیا ازانجملہ ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے
عمار سے وصیت کی کہ عثمان میرے جنازہ پر نماز نہ پڑہے اور جب عثمان
واسطے عیادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے
طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہے مینے

اور سوال کرتا ہون کہ قیامت مین حق میرا تجھ سے لے از انجملہ ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین ایوسنت سے روایت کی ہے اور اس مضمون کے
بطریق متعددہ روایت ہوئے کہ جب خبر قتل عثمان کی عائشہ کو پہونچی
تو عثمان پہ نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا تجھکو
کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تہا از انجملہ روضۃ الاحباب مین
ہے کہ عائشہ شاکین عثمان کے کہتے تھین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنی
لعنت کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو نعثل لغت مین
بمعنے گفتار اور مرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا
تہا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تہا کہ ڈاڑہی اوسکی بہت لمبی تہی
اور مشابہ تہا جناب عثمان سے اور جناب عائشہ صدیقہ بسبب مشابہ
ہونے کے ایسے نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تہین اور اعدا اوس عثمانکو
نعثل کہتے تہے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول مین ہے اور فیروزابادی
نے سفر السعادت مین صراحت کی ہے از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکھا ہے کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سب صحابہ عثمان سے بیزار و دلگیر رہتے ہین اور القصد مطاعن سے
اونکی کرتے تہے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چہوڑ دیا
تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسرونکو دفن کرنے دیا اور واقدی
وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہین چہوڑتے تہے کہ کوئی اوسپر نماز
پڑہے یا دفن کرے تیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخص

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پھر اونپر پھینکتے تھے جب دیکھا کہ
مسلمانون کے قبرستان مین اونکو دفن نہین کرسکتے تو قبرستان یہود
مین ایک گڈھی مین اونکو ڈالدیا اور مٹی بھردی آہ الجملہ تفسیر کشاف
مین ہے اور زمخشری اور نیشاپوری اور صاحب مناقب السادات
وغیرہم علماے اہل سنت قایل ہین کہ یہ آیت حق مین اون لوگون کے
ہے کہ جن لوگون نے اذیت پہونچاے نبی اور علی کو اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا یعنی بتحقیق کہ
وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسول کو لعنت کی ہے اونپر
حق تعالیٰ نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت
اور فضیحت کا اونکے ہو آور صحاح مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اٰذٰی
عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ اٰذَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یعنی جسنے محبت کی
علی سے مجھ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی علی سے مجھ سے عداوت
کی اور جسنے اذیت دی علی کو مجھکو اذیت دے اور جسنے مجھکو اذیت
دے اوسنے اذیت دی حق تعالیٰ کو آور مسند احمد حنبل مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ اَیُّهَا النَّاسُ
مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا بُعِثَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یعنی جو شخص
کہ اذیت دے علی کو بتحقیق کہ اوسنے اذیت دے مجھکو اے گروہ
مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹھایا جائیگا روز قیامت کو

یہودی یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع
بین الصحاح الستہ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من
اغضبہا فقد اغضبنی یعنے فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ مین لایا
اوسکو بتحقیق کہ غصہ مین لایا مجھکو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوۃ
مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فاطمۃ منی من آذاہا فقد آذانی
ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فقد کفر یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا
مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی اوسکو پس بتحقیق کہ اوسنے
اذیت دی مجھکو اور جسنے اذیت دی مجھکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت
دی خدا کو اور جسنے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہوا پس
آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے
والا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور
خدا کا ہے اور سزاوار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ
کسنے اذیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو دی اور مستحق لعن اور
کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین کتاب
امامت وسیاست مین ذکر کیا اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی
نے لکڑیان اور آگ طلب کے اور قسم کہائی کہ مین گھر کو فاطمہؑ کے
جلا دونگا لکہا ہے کہ فوقفت فاطمۃ علی بابہا تقالت لا عہد لی بقوم
یعنے اوسوقت جناب فاطمہؑ دروازے پر کھڑے کہتے تھین کہ تم سے
زیادہ بدکوئی قوم نہوگے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے

قال عمر یا ابا بکر الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ یعنے کہا عمر نے
ابو بکر سے کہ کیون بیعت نہین لیتا تو اس برگشتہ سے یعنے حضرت
علی سے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے فاذا سمعت
اصواتہم نادت یا علی صوتہا یا رسول اللہ ما لقینا بعدک عمر بن
خطاب و ابن ابی قحافہ فلما سمع القوم صوتہا و بکاءھا یفرقوا
باکیۃ کادت قلوبہم تتصدع و اکبادہم تتفطر و بقی معہ قوم یعنے
جسوقت سُنے حضرت فاطمہؑ نے آوازین عمر اور اونکے ہمراہیونکی
رونے کی حالت مین باواز بلند پکارین یا رسول اللہ بعد آپکے
وفات کے کسقدر مصیبت پہونچی مجھکو ہاتھ سے عمر ابن خطاب
اور ابو بکر ابن قحافہ کے جب یہ آواز حضرت فاطمہؑ کی ہمراہیان عمر نے
سُنے کچھ لوگ اونمین سے روتے ہوے چلے گئے قریب تہا کہ دل
اونکے شگافتہ اور جگر اونکے پارہ پارہ ہو جائین اور باقی لوگ عمر کے
ساتھہ کھڑے رہے کتاب مذکور مین اوسی واقعہ مین ہے فلحق علی
بقبر رسول اللہ یصیح و یبکی و ینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی
و کادوا یقتلونی یعنے پس لپٹ گئے علی قبر رسول اللہ سے اور چلا
کے روئے اور پکارے اے بہائی ان لوگون نے مجھکو ضعیف کیا
ہے اور چاہتے ہین کہ مجھے قتل کرین اور اوسی کتاب مین ہے کہ حضرت
فاطمہؑ نے شاکین اون لوگون کے کہ جن لوگون نے بیعت ابو بکر
کی سے کے فرمایا و سیحاسبہم اللہ بما کانوا یکسبون یعنے اب قریب ہے

کہ خدا اونکو بسبب اس فعل بد یعنے بیعت کرنیکے عذاب مین گرفتار کرے

اور فرمایا لبئس المولی ولبئس العشیر وبئس للظالمین بدلا یعنے برا البتہ
بد ہے پیشوائی اوسکے اور برا ہے وہ شخص یعنے ابو(ل) ظالمون نے
اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب
ملل ونحل مین لکھا ہے قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمة یوم البیعة حتی القت
المحسن من بطنها وکان یصیح احرقوا الدار بمن فیها وما کان فی الدار غیر
علی وفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام یعنے نظام نے کہ علماء اہل سنت
سے ہین لکھا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہ کے ایسی ضربت لگائے کہ
بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور محسن شہید ہوئے اور باواز بلند
عمر کہتے تھے کہ جلاؤ اس گھر کو معہ اون لوگون کے جو اس گھر مین ہین
اور نہ تھا اوسمین کوئی سوائے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقدی اور ابن عبد ربہ
اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے
اپنی مصنفات مین لکھا ہے کہ جب خلافت ابوبکر کی دلون مین جمے
تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولای ابو حذیفہ وغیرہم
در حجرہ فاطمہ پر آئے پس عمر نے کہا آؤ اے علی بیعت کرو ابوبکر کے
امیر المومنین نے کہا کہ مین مشغول ہون مصیبت حضرت رسول مین اور جمع
کرنے مین قرآن کے عمر نے کہا کہ اے علی اگر تم باہر نہ آؤ گے تو
مین گھر مین داخل ہوتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا خدا نے تجھ پر حرام کیا ہے

کہ سے لے اذن کے ہمارے گھر مین داخل ہو کہ مین نے مقنعہ ہون عمر گھر مین معصومہ کے گھس آئے ساتھ اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہ نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر مین فرش کیا تھا اوٹھا یا اور اپنے سر پر ڈالا اور اون لوگون نے گریبان امیر المومنین کا پکڑا اور اون حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ پھیر لاؤ علی کو اور فاطمہ کو غصہ مین نہ لاؤ کہ مینے حضرت رسول خدا سے سُنا ہے کہ جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ مین لایا مجھکو غصہ مین لایا اور جو شخص مجھ کو غصہ مین لایا حق تعالی کو غصہ مین لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مناقب خوارزمی مین لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابوبکر سے رنجیدہ تھین جب تک زندہ رہین ابوبکر سے بات نہ کی اور حالت احتضار مین وصیت فرمائی کہ مجھے شب کو دفن کرنا تا ابوبکر اور عمر مجھپر نماز نہ پڑہین اور امیر المومنین نے اونکے وصیت پر عمل کیا کہ جب ابوبکر اور عمر نے اونکی قبر کو پوچھا نشان نہ دیا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا اور ابوبکر جوہری نے کہ علمائے اہل سنت سے ہین روایت کی ہے قَالَ فَاطِمَة وَاللهِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَداً قَالَ اَبُوبَکْر لَا اَہجُرُکَ اَبَداً قَالَت وَاللهِ لَاَدْعُوَنَّ عَلَیکَ قَالَ وَاللهِ لَاَدْعُوَنَّ اللهَ لَکَ فَلَمَّا حَضَرَتْہَا الوَفَاۃُ اَوْصَتْ اَن لَا یُصَلِّی عَلَیہَا فَدُفِنَت لَیلاً حاصل معنے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے ابوبکر سے کہ واللہ نہ بولون گے مین تجھ سے کبھی اور واللہ نفرین اور دعائے بد کرون گے مین تجھ اور

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے
جنازہ پر نماز نہ پڑہے پس دفن کے گئیں شب کو اور ابن قتیبہ نے
کہ اعاظم علمائے اہل سنت سے ہین کتاب امامت اور سیاست مین
ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا
یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلین ہم لوگ نزدیک فاطمہؑ کے بتحقیق
کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہؑ کو پس جب گئے دونون تو
فاطمہ نے اجازت گھر مین آنے کی ندے پس بسفارش علیؑ دونون
گھر مین گئے اور بیٹہے حضرت فاطمہؑ نے مونھہ اپنا دونون کی طرف سے
پھیر لیا پس دونون نے سلام کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب سلام کا
ندیا اور فرمایا فاطمہؑ نے کہ گواہ کرتی ہوئین خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم
دونون نے رنجیدہ کیا ہے مجھکو جسوقت ملاقات کرونگی مین
رسولؐ خدا کی تو ہر آئینہ شکایت کرونگی مین تم دونون کے پس
ابو بکر چلا کر روئے اور قریب تھا کہ روح بدن سے نکل جائے
اور فاطمہؑ نے کہا لَاَدْعُوَنَّ عَلَيْكَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنے ہر آئینہ نفرین
کرونگی مین تجھپر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن اثیر
نے کتاب نہایہ مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین اور ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین کہ یہ لوگ اکابر علمائے اہل سنت
ہین ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس مین
او نحضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

جناب خلیفہ اول مین اوٹھا نہین رکھے ہے اور شروع روایت خطبہ
یہ ہے لَمّا بَلَغَ اِجْمَاعُ اَبِی بَکْرٍ عَلٰی مَنْعِهَا فَدَک اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ
بہت طولانی ہے اس رسالہ مختصر مین اوسکو نقل نہین کیا جو چاہیے
نشان عبارت مذکور سے اون کتابون مین ملاحظہ کرے لیکن بطور نمونہ
کے دو چار فقرے متفرق اوس خطبہ کے مذکور ہوتے ہین ایہا
مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَاُبْتَزُّ اِرْثَ اَبِیْهِ اللّٰهَ اَتَرِثُ یَا ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ اِسلئے
عبارت عذاب مقیم یعنے اے گروہ مسلمانان آیا بغلبہ و قہر وغضب
کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ امانت میرے نکرو یاد دلاتے ہون
مین تم سب کو خدا کی آیا اے پسر ابی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث
ہوا اور مین اپنے باپ کی وارث نہون بدرستیکہ افترا کیا ہے
تو نے عجیب خدا پر پس لے تو فدک کو آجکے روز تا کہ روز حشر
سزا اوسکی پہونچے اور مقام حساب مین تجھ سے سوال کیا
جاوے پس نیک حکم کرنیوالا خدا ہے اور طلب حق کرنیوالا
محمد مصطفےٰ ہے اور وعدہ گاہ روز قیامت ہے اور اوس روز زیان
کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرارگاہ ہے اور
عنقریب جانوگے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اوسکے
جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہوگا وہ شخص عذاب ابدی
مین وَاسْتَحَقَّ بِنَا اِدَّعَیْتَ نَحْنُ الْیَوْمَ نُغْتَصَبُ یعنے اور استحقاق
اور سب سکے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہماری غصب کیا

اور از جملہ فقرات خطبہ مذکور یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے
مخاطب ہو کے فرمایا فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ یعنے
پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پھر گئے شاید
کہ اپنے فعل سے باز آویں ابن ابی الحدید ابوبکر جوہری سے
باسناد اوسیکے روایت کرتا ہے کہ جب ابوبکر نے خطبہ حضرت فاطمہ کو سُنا
تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہ کا منبر پر گیا اور یہ روایت مذکور از
جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جا کے ارشاد فرمایا
یہ بھی فرمایا کہ نہیں ہے یہ شخص مگر مثل روباہ کے کہ اپنے دعوے پر
اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو
سر نو سے برپا کرے اور مدد اپنی ضعفا اور عورتون سے ڈہونڈہتا ہے
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مینے اس کلام ابوبکر کو ابوجعفر یحیی ابن زید پر
پڑہا اور کہا مینے کہ یہ اعتراض کسکے طرف کیا کہا اوسنے کنایہ نہیں ہے
بلکہ تصریح ہے مینے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیون پس ابوجعفر ہنسا
اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد ہے مینے تعجب کرکے کہا کہ یہ کلام
علی کے حق مین وہ کہنے لگا نعم هو الملك يا بنى یعنے ہان اے فرزند
ابوبکر بادشاہ تہا ایسی باتین بادشاہون سے بہت ہوتے ہین پس
معلوم ہوگئے وہ بزرگوار جن لوگون نے اذیت دیے حضرت امیر المومنین
علی مرتضی اور بضعة الرسول حضرت فاطمہ زہرا کو کہ وہ عین ایذا اے
حضرت رسو لخدا و خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

اور عقاب سے اور منجملہ اصحاب غیر محدودین کے جناب معاویہ سمجھے کہ عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی ہیں سے ان صاحب نے حدیث حربک حربی کو فراموش کر کے بعزم قتل امیر المومنین کا کیا بھٹر لڑائیان اوبحضرت سے کین ان لڑائیوں مین ہزارون مسلمان اور بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوے اور انکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذاً باللہ حضرت امیر المومنین پر لعن کی گئے اور گالیان دے گئین اور جو کوئی کہ سب ولعن نکرتا تھا اوسکو سزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسی برس تک جاری رہا تا آنکہ عمر ابن عبد العزیز نے بہزار حیلہ وتدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سنت مین بتفصیل مذکور اور مشہور ہین حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ مین لکھا ہے کہ تعجب سب سے زیادہ ہی کہ بعضے مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہین مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے مین ان صاحب کے اخبار کثرت سے ہین از آنجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علماے اہل سنت سے ہی کتاب فضائل صحابہ مین نقل کیا ہے نصر ابن عامر سے کہ رسولخدا منبر پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اس درمیان مین معاویہ اوٹھا اور ہاتھ ابوسفیان کا پکڑ کے باہر گیا پس رسول خدا نے دیکھا اور فرمایا لعن اللہ القائد والمقود وویل لامتے من معاویہ ذی الاستباہ یعنے لعنت خدا کی کھینچنے والے اور کھینچے گئے پر ہے اور وا ہے میرے امت پر معاویہ صاحب

کفل بزرگی سے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بہی کہتے ہین کہ مال
مردم کو ناحق تصرف کرے اور ریت دینے کے نرکہے ازانجملہ بیہقی نے
روایت کی ہے کہ ابوسفیان ایک شتر پر سوار جاتا تہا اور معاویہ اور
ایک بہائی اوسکا اوسکے ہمراہ تہا ایک شتر کو کہینچتا تہا اور دوسرا
شتر کو ہانکتا تہا رسولؐ خدا نے فرمایا لعن اللہ القائد والراکب والسائق
یعنے لعنت خدا کی ہے کہینچنے والے پر اور سوار ہانکنے والے پر ازانجملہ بیہقی
نے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے احد مین نماز صبح مین ابوسفیان
پر اور علی نے قنوت مین معاویہ پر لعنت کی ہے ازانجملہ قاضی القضاۃ نے
روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت مین مرا کہ بت سے امید شفاعت
کے رکہتا تہا ازانجملہ ناموقی نے اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ متقدمین
اور متاخرین سے کسی نے اس مین خلاف نہین کیا ہے کہ معاویہ جب
مرا تو بت اوسکے گلے مین تہا ازانجملہ عبداللہ ابن عمرو عاص نے روایت
کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا لیدخلن رجل یموت علی غیر ملتی یعنے چاہئے
کہ داخل ہو ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
ہوا ازانجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسولخدا
نے فرمایا یطلع علیکم رجل من اہل النار یعنے ایک شخص اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا ازانجملہ صاحب
مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا یموت معاویۃ
علی غیر ملتی یعنے مرے گا معاویہ غیر ملت پر میرے ازانجملہ صاحب مصابیح نے

اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
اِذَا رَاَیْتُم مُعَاوِیَۃَ عَلٰی مِنْبَرِی فَاقْتُلُوْہُ یعنے اے اُمت میری جس وقت دیکھو
تم معاویہ کو میرے منبر پر چاہئے کہ اوسکو قتل کرو از انجملہ روضۃ الصفا اور
جامع التواریخ اور شواہد النبوۃ مین لکھا ہے کہ معاویہ نے امام حسن کو
زہر دلوایا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا از انجملہ ابویوسف ابن ابراہیم
نے کہ مصاحب ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس مین کہا اور کتاب
حاویۃ الالفاظ مین مجنسہ اوسکو لکھا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تھا کہ رہنما
فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمار ہے
اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے
کہ مسلمانون کے سر کو ہدیہ مین بھیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام مین
تخت پر بیٹھا اور مشابہت اکاسرہ اور فراعنہ کے اختیار کی اور اول وہ
شخص ہے کہ مشرکون سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت
فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیون کو بیچا اور
اول وہ شخص ہے کہ بے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسولخدا
پر بیٹھا اور اول وہ شخص ہے کہ بیر انصیر بنیاد خلافت کی رکھے اور
خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا از انجملہ شیخ زاہد حافظ ابو اسمٰعیل
کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہین کتاب مثالب بنی امیہ مین لکھا
ہے کہ ہند نے مسافر ابن عمر ابن امیہ سے آشنائی کی اور چند
سال تک مسافر اوسکے ساتھ زنا کرتا تھا اور اوس سے د ہمدہ

کرتا تہا کہ تجہے اپنے زوجہ کرونگا یہان تک کہ حاملہ ہوے اور حمل چہہ مہینہ کا
ہوا مسافر خوف فضیحت سے بہاگا اور ہند ابو سفیان کی عقد مین آئے
اور جب تین مہینے اوسکے گہر مین رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوے
اور ابو المنذر ہشام نے اپنی کتاب مثالت مین لکہا ہے کہ چار شخص
بہ نسبت معاویہ کے دعوی کرتے تہے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمارہ بن
ولید بن مغیرہ دوسرا عمر بن عمر تیسرا ابو سفیان چوتہا ایک شخص اور اور
ہند حبشیون سے صحبت سے بہت محفوظ رہتے تہی اور چند مرتبہ سیاہ
لڑکے جنے اور اوسے روز مار ڈالا اور ہند کی مان کے پاس ایک
علم تہا کہ اوس علم کو خیمے پر نصب کرتی تہے اسواسطیکہ اوس زمانہ
مین زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تہے اور دراصل بنی امیہ
قریش سے نہ تہے اسواسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبد الشمس کا تہا
اور وہ رومی تہا چونکہ عاقل اور فہیم تہا عبد الشمس نے اوسکو آزاد
کرکے اپنے فرزندی مین رکہا اگر کوئی کہے کہ تواریخ مین نسب عثمان کا
اسطرح لکہا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی عاصم ابن امیہ ابن عبد الشمس
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ امیہ غلام تہا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
عرب کی تہے کہ جب غلام کو آزاد کرتے تہے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
شخص مالک کا کہتے تہے چنانچہ رسول خدا نے زید ابن حارث کو آزاد
کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تہے پس مشخص ہوا کہ بنی امیہ
رومی ہین نہ قریشی پس امامت اور خلافت جناب معاویہ اور ... کے

باطل ہے اسواسطے کہ کتب اہل سنت مین منقول ہے کہ رسولخدا نے
فرمایا الائمۃ من قریش یعنے ایمہ قریش سے ہونگے از انجملہ سفینۃ الکاملہ
اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابرو اور کامل السفینہ مین ہے کہ
سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ مدینہ مین آیا اور اوسنے ایک کنوان کہودوایا
اور اوسکے منہ کو چہپایا اور اوسپر کرسی ابنوس کی رکھے اور ام
المومنین جناب عایشہ کو بلایا اور اوس کرسے پر بٹہایا بیٹہنے کے
ساتہہی ام المومنین کنوین مین گرین جناب خال المومنین نے جناب
ام المومنین کو زندہ درگور کرکے کنوین کو مٹے اور پتہر سے بند کروادیا
اور بعض علمانے لکہا ہے کہ یہ واقعہ عظمی آخر ذیحجہ سنہ ۵۸ ہجری مین واقع
ہوا اور منجملہ اون اصحاب کے کہ جن لوگون نے صحبت رسول خدا کے
پائے اور غیر ممدوحین مین سے ہین جناب عایشہ صاحبہ اور جناب حفصہ
صاحبہ ہین کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والد بزرگوار کی کرکے ہمیشہ
عداوت حضرت امیرالمومنین سے رکہتے تہین اور اس جہت سے بارہا
حضرت رسول خدا کو آزردہ اور ناخوش کیا اور اخبار اونکے حالات مین
کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مختصر مین ذکر اونکا مناسب نہین ہے از انجملہ
غزالی نے کتاب نکاح مین بہت سے باتین نقل کے ہین اونمین ایک
یہ ہے کہ ایک روز ابوبکر اپنے بیٹی کے دیکہنے کیواسطے گئے سنا کہ
رسول خدا اون سے رنجیدہ ابوبکر نے کہا کہ جو کچہ درمیان تم دونونکے
گذری ہے مجہہ سے بیان کرو کہ مین تصفیہ کردون پس رسولخدا نے

عایشہ سے فرمایا انکلمین انت لیعنے تو ہی کہتی کہ مین کہون عایشہ نے
کہا تکلم ولا تقل الا حقا یعنے تم کہو مگر نہ کہنا سوائے سچ کے کیا عقب ہی کہ
کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مخبر صادق کے طرف گمان
جہوٹ بولنے کا رکہین از انجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ مین حضرت رسولخدا
سے نقل کیا ہے کہ اونحضرت نے فرمایا الفتنۃ تخرج من ھنا من حیث
یطلع قرن الشیطان یعنے فتنہ ظاہر ہوگا اوس مکان سے جہان ہیگا سینگ وان
شیطان اور اشارہ کیا عایشہ کے مکان کے طرف از انجملہ روایت
ابو مخنف مین ہے کہ عایشہ نے جب سُنا کہ لوگون نے بیعت کی علیؑ کی کہا
اگر زمین اور آسمان ملجاتے بہتر تہا میرے نزدیک بیعت کرنے سے
ساتھ علی ابن ابی طالبؑ کے از انجملہ روایات مشہورہ سے ہی کہ
جب حضرت امیر المومنینؑ بصرہ کے طرف روانہ ہوے تو ایک منزل
مین انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا عایشہ نے اوسوقت خط حفصہ کو
لکہا کہ علی فلان مقام پر اوترے ہین نہ طاقت آگے چلنے کی رکہتے
ہین نہ پہر جا سکیے اور یہ عبارت عایشہ کے خط کی تہی ان تقدم
نحر وان تاخر عقر اور جب خط حفصہ کے پاس پہونچا تو گانیوالی عورتون کو
بلایا اور مضمون خط عایشہ کو نظم کر کے پڑہتے تہین اور گاتے
تہین اور منجملہ اون اصحاب غیر ممدوحین کے خالد بن ولید ہین کہ
اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہین یہ صاحب سخت عداوت
حضرت امیر المومنینؑ سے رکہتے تھے اس رسالہ مختصر مین گنجایش

اونکے حالات کی نقل کی ہین ہے حضرت رسالت مآب نے بار ہا دست
مبارک کو درگاہ الٰہی مین بلند کرکے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبرءُ اِلَیکَ مِمَّا فَعَلَ
خالد بن ولید یعنے خدا وندا پناہ چاہتا ہون اور بیزاری کرتا ہون تیری
طرف تیرے اوس فعل سے کہ کیا خالد ابن ولید نے اور منجملہ اون
اصحاب غیر ممدوحین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ ہین کہ اہل سنت انکو
از جملہ عشرہ مبشرہ اور اہل بہشت جانتے ہین ان دونون صاحبون نے
جنگ جمل مین بڑی اعانت اور مدد جناب عایشہ کی فرمائے تھے اور
اوس جنگ مین قتل حضرت امیر المومنین پر محکم کمر ہمت کی باندھی تھی
شارح بخاری نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے
زبیر سے فرمایا اَمَا اِنَّکَ سَتُقَاتِلُ عَلِیًّا وَاَنتَ ظَالِمٌ لَہٗ یعنے یہ ہے کہ بتحقیق
کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علی سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
اور تو ظلم کرنیوالا ہوگا علی پر اور ابن مسکویہ اور ابن قتیبہ اور ابن
ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عایشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کیطرف چلین اور مقام حواب مین وارد
ہوئین تو اوس مقام مین آواز کتون کے چلانے کی سنے عایشہ نے
پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگون نے کہا کہ حواب یہ سنکے ارادہ
بصرہ سے پشیمان ہوئین اور کہا کہ مینے رسولخدا سے سناہے کہ فرمایا
کہ ایک زوجہ میری علی سے بغیر حق جنگ کریگی اور جب مقام حواب
مین پہونچیگی تو کتے چلائینگے کوشش کرا سے عایشہ کہ وہ تجھ نہ ہو

تو بہت طلحہ اور زبیر نے لوگوں سے گواہیاں دلوائیں کہ یہ مقام حواب
نہیں ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک بڑے اونٹ کو واسطے
عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئیں اور نام اوس
اونٹ کا عسکر تہا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئیں اور کہا
کہ رسول خدا نے مجکو خبر دی تھے کہ اے عایشہ بچاؤ اپنے کو اس سے
کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہو کے علیؑ سے جنگ کرنیکے لئے جاوے تو
طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب غیر
معدوحین جناب ابوہریرہ ہین کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے ساتھ
بیچا اور جہوٹھے حدیثین بنائیں اور جبتک زندہ رہے واسطے حضرات
خلفا ثلثہ اور معاویہ کے حدیثین وضع کرتے تھے اور ایسے شغل مین
اوقات بسر فرماتے تھے فخر رازی نے اربعین مین لکھا ہے کہ ابوہریرہ
نے عایشہ سے کہا کہ جبتک ہینے سات سو حدیثونکو کہ شان علیؑ مین
ہین واسطے تیرے باپ کے روایت نکیا اس خچر پر سوار نہوا اور
حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ ابوہریرہ بہت جہوٹ باندہتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکھا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ تہا
اور بخاری و مسلم مین ہے کہ عبداللہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا
ہے کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان
کے امر نہین کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگ نگہبان کہیت کے بھی امر نہین کیا ہے

عبید اللہ نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی رکھتا ہے **خاتمہ چند فواید مین فایدہ**
اول جان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلثہ
مین نقل کرتے ہین اصلا محل اعتماد نہین ہین اور امامیہ پر کسی وجہ سے
حجت نہین ہوسکتے ہین اسواسطے کہ اون حدیثونکو تابعین بنی امیہ اور بنی
عباس سے نے روایت کیا ہے اور منتہی ہوتے ہین وہ روایات اونکو
دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبد اللہ ابن عمر
کے کہ حضرت امیر المومنینؑ سے بیعت نکی اور بیعت کی یزید اور عبد الملک
ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور
مسلم سے بسند عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ نے
یزید کو امامت سے خلع کیا عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ ہمنے بیعت کی ہے
یزید کی اور بیعت خدا اور رسولؐ کے ایسے شخص کے ساتھ غدر نہین
چاہیے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے بسند عبد اللہ
ابن عمر سے اور ملخص اوس روایت کا یہ ہے کہ جب عبد اللہ ابن
عمر نے چاہا کہ ہاتھ حجاج کے بیعت عبد الملک کی کرے تو حجاج نے
باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ مین آکے کہا کہ کل علی ابن ابی
طالب کی بیعت نکی تو نے اور آج آیا ہے کہ عبد الملک ابن مروان
کے بیعت کرے ہاتھ میرا بیکار نہین ہے پانون میرا پکڑ اور بیعت کر
اور مثل جناب عایشہ کے کہ عداوت اور جنگ کرنا انکا حضرت
امیر المومنینؑ سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہین ہے

اور کسیقدر حال اونکی عداوت کا مذکور بہی ہو چکا اور مثل ابو ہریرہ کے کہ واسطے نفع دنیا کے حضرت امیرؑ سے منحرف ہو کے معاویہ سے ملے اور حضرت امیرؑ سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ مین مذکور ہے اور حال انکے صادق اللہجہ ہونیکا کسیقدر بیان بہی ہو چکا اور مثل عمر بن عاص کے کہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچا اور طرفداری معاویہ مین اسلام سے نے نصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت مین مذکور اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیرؑ سے نہایت عداوت رکہتا تہا چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علی کو منبر پر ناسزا کہتا تہا اور یہ بہی ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ اور تابعین کو صلہ دیتا تہا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالبؑ مین روایت کرین اور اون لوگون مین سے تہا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاحبار کے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر سے کہ علی ابن ابی طالبؑ کہتے تہے کہ کعب الاحبار کذاب ہے اور وہ منحرف تہا آنحضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت سے بیعت جناب امیرؑ کی نکی جیسا کہ کتب سیر مین مذکور ہے اور مثل ابو موسیٰ اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نقض خلافت کیا آنحضرت کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

اور شمر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنکی اہل بیتؑ نبوت سے احتیاج بیان کی
نہین رکہتے یاد کرنا واقعہ کربلا کا کافی ہے الحاصل جو روایات کہ اہل سنت
در باب عقیدہ اپنے فضایل خلفاء ثلثہ مین نقل کرتے ہین البتہ سلسلہ
اون روایات کا تابعان بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک
پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تتبع پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور
سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور
ہمیشہ منبرون پر جمعیت خاص و عام مین سب اہل بیتؑ طاہرین اور
مذمت عترت خیر المرسلین کرتے تھے اور دوستان اہل بیتؑ طیبین کو
قتل اور غارت کرتے تھے اور کسیکو یارا اسکا نہ تہا کہ فضایل علی ابن
ابی طالبؑ کو ظاہر کرے اور جو شخص کہ اون حضرت کی مذمت مین کوئی
حدیث وضع کرتا تہا صلہ اور انعام پاتا تہا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا
اونحضرت کے کرتے تھے ہمیشہ اور ظالمون کے نزدیک معزز اور مکرم
تھے اور صاحب شوکت و حکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اونحضرت
کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی مین بسر
کرتے تھے اور خوف سے اصلا اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ
کا نکرتے تھے اسی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تہا حال شیعیان حضرت
مرتضی علیؑ کا اسطرح پر تہا کہ کسی زبان کو یارا اوسکی شرح کا اور
کسی کان کو تاب سننے کی نہین ہے ہزارون آدمی تہمت محبت
اہل بیتؑ مین قتل ہو گئے اور دوستون اور شیعون کا تو کیا

حساب ہی ابن ابی الحدید نے جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
منع کرتے تھے اظہار فضایل علیؑ کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راوی
فضایل علیؑ کو یہانتک کہ کسیکو جراءت نہ تھے کہ نام اوس شخص ذاکر یا
راوی کا زبان پر لادے اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین روایت
کی ہے علی ابن محمد ابن ابو یوسف مداینی سے کہ اوسنے کتاب احداث
مین لکہا ہے کہ معاویہ نے لکہا اپنے عمال کو کہ قتل کرو راویان فضایل
علیؑ اور اہل بیتؑ کو پس خطباء ہر جگہ منبرون پر اوس حضرت کو ناسزا کہتے
تھے اور معایب واسطے او حضرت اور اہل بیتؑ کے روایت کرتے
تھے اور چونکہ کوفہ مین شیعہ علیؑ کے بہت تھے زیاد کو اونپر مقرر کیا کہ
اوسنے اونکو قتل کیا جہان کہین پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
عمال کو لکہا کہ دوستان عثمان اور راویان فضایل عثمان کا اعزاز
و اکرام کرو اور نام اونکے اور اونکے باپ اور قوم کو اونکی لکہہ کے
ہمارے پاس بہیجو پس جب نام اور نشان اونکے عمال نے لکہہ کے
بہیجا تو اونکو صلہ ای گران قیمت اور اسبابہا اور املاک بخشتے
پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تہا نام اوسکا لکہتا تہا
اور اوسکو اپنا مقرب کرتا تہا بعد اسکے عمال کو لکہا کہ روایت کرو
ابوبکر اور عمر اور سایر اصحاب کے فضیلت کو پس روایت کی مناقب
مین اونکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچھ اصل اور حقیقت نہین اور
اون حدیثون کو منبرون پر پڑہتے تھے اور معلمون کو کہتے تھے کہ

بلکہ تو یہین لڑکون کو پڑہا دیتا اور راوں حدیثون کو مثل قرآن کے تعلیم کرتے
تھے یہانتک کہ عورتون کو اور بچونکو اور خدمتگارونکو بھی پڑہایا
بعد اسکے عمال کو لکہا کہ سب شہرونمین ڈہونڈہین جو شخص کہ متہم بدوستی
علی ابن ابی طالب اور اونکی اہلبیت کی ہو گھر کو اوسکے گرا دین
یہ ہی مجمل مضمون روایت ابن ابی الحدید کا کتاب مدائنی سے آپ تامل
کرنا چاہیے اور انصاف سے دیکہنا چاہیے کہ ہر گاہ حال ایسا تہا اور سب
راویان معتبر اہل سنت کے تابع بنی امیہ اور دشمن اہل بیت رسولخدا
کے تھے تو احادیث فضائل حضرات خلفاء ثلثہ کا کیا اعتبار ہے اور
صاحب تحفۃ المحبین کتاب المحبین میں اور صغانی نے در الملتقط رفع النہری فی در الملتقط
مین بکثرت جہوٹی وضعی حدیثون کو کہ فضائل حضرات خلفاء ثلثہ مین نقل
کردیا ہے اور امام المحدثین فیروزآبادی نے کتاب سفر السعادت مین
لکہا ہے ان کل ما ورد فی شان ابی بکر ہی من المفتریات التی یشہد
بدا ہۃ العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہیکہ سب حدیثین جو شان ابوبکر
مین ہین جہوٹی ہین گواہی دیتی ہے عقل بالکمال اون حدیثون کے
جہوٹی ہونے پر فائدہ دوم سب پر مخفی نہین ہے کہ یہ
طریقہ اما میہ کا نہین ہے اور لعن کرنے دور کرنے رحمت خدا سے اور
اور نفرین کرنے سے بحکم نص قرآن اولئک علیہم لعنۃ اللہ و علیہم اللاعنون
اور لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فرمان خدا ہے اور فرمان
برداری خدا کی موجب ثواب اجر آخرت ہے اور حضرت رسولخدا نے

لعن بہت ابو سفیان اور معاویہ وغیرہما پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم
مین کسیقدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اوسپر تمامی امت پر لازم ہے پس بفرمان
بردار ی خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہین صحابی
ہو خواہ پدر صحابی اور حقتعالی نے فرمایا ہے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ یہ نص قطعی دال ہے اسپر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا با علان تمام
اوس شخص پر کہ ستم اوسپر کیا بلا شک جایز ہے اور زیادہ اس سے
ہمپر کیا ستم ہوگا کہ بعض حضرات ہمارے آقاؤن پر انواع ظلم اور ستم
اور ایذائین عمل مین لائے اور سزاوار لعن ہونا اونحضرت کا بفرمان
خدا اور بارشاد رسول اور امیر المومنین ثابت اور متحقق ہے حقتعالی نے
فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور
رسول کو لعنت کی ہے اونپر حقتعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب
ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکی ہے فقط اور مقصد دوم مین بیان
ہوچکا کہ ایذا حضرت امیر المومنین اور حضرت فاطمہ عین ایذا رسول خدا
اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دینے حضرات خلفا ثلثہ و
غیرہم کے مقصد مذکور مین ثابت ہوچکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اور
یہ آیت اوسوقت نازل ہوئے کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے
کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ
باعث ایذاے حضرت رسالتماب ہوا اور اخطب خوارزم سے مناقب

مین اور ابن ابی الحدید نے انس ابن مالک سے اور بہی اخطب نے
روایت کی ہے باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور راوس نے اپنے
باپ سے کہ رسول خدا نے علی سے کہا اتق الضغائن التی لک فی
صدور من لا یظہرہا الا بعد موتی اولٰئک ہم یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون
یعنے پرہیز کر و کینون سے کہ یہ نسبت تیرے سینون مین ہین اون لوگونکی
کہ ظاہر نہین کرتے ہین مگر بعد میری وفات کی یہ لوگ وہ ہین کہ لعنت
کرتا ہے حقتعالی انپر اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے پس
حضرت روئے پوچھا یا حضرت کسواسطے سے رونا آپ کا فرمایا اخبرنی
جبرئیل انہم یظلمونہ و یمنعون حقہ یعنے خبر دی ہمکو جبرئیل نے کہ بتحقیق
کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علی پر اور منع کرینگے حق کو اوسکے اور مقصد دوم
مین ثابت ہوچکا کہ حضرت خلفاے ثلثہ نے کیا ظلم کئے حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالب پر اور کینہ جو دلونمین تھے بعد وفات حضرت رسولخدا
کے ظاہر کئے اور غصب کیا اونکے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن الکریم
شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین اور سید شریف نے شرح
مین اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل وغیرہم نے
اپنے مصنفات مین لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جہزو جیش اسامہ
لعن اللہ من تخلف عنہ یعنے جاؤ لشکر اسامہ کے ساتھ لعنت کرے خدا
اوسپر کہ جو نہ جائے لشکر اسامہ کے ساتھ اور نہ جانا حضرات اصحاب
ثلثہ کا متحقق اور معلوم ہی جیسا کہ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

میں صراحت کی ہے اور ابن ابی الحدید نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جوہری سے
روایت کی ہے اور مسند احمد حنبل میں مذکور ہے کہ جس وقت کہ حکم الٰہی
ہوا واسطے بند کرنے گھروں کے دروازوں کے جو مسجد واقع تھے
سب دروازے بند ہوئے سوائے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب
کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کو کھلا رکھا ہماری مسجد میں رہے
حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے
چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کرنے کے وقت
فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کھودیگا ہمارے چچا کو ناخوش کریگا وہ شخص
ملعون ہے عمر ایک روز زمان خلافت میں اپنے اودھر جاتے تھے
پانی اوس ناودان سے اونپر ٹپکا عمر غصہ میں آئے ناودان کے
کھودنے کا حکم دیا بعض اصحاب رسول خدا نے اوس حدیث کو یاد دلایا
لیکن کچھ فایدہ نکیا ناودان کھود ڈالا اور اخطب خوارزم نے مناقب
میں ایک حدیث طولانی میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
من عرف حق علی ومن انکر حقہ لعن یعنی جسنے پہچانا حق علی کو وہ پاک
اور طیب ہوا اور جسنے انکار کیا اونکے حق سے ملعون ہوا اور مقصد دوم
میں منکرین حق حضرت علی ابن ابیطالب مذکور ہوچکے ہیں اور روایت
صحیح مسلم اور صحیح بخاری متضمن اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت
عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب و غادر
جانتے تھے مقصد دوم میں نقل ہوچکی ہے اور لعن کاذب پر نص

قرآنی ثابت ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین یحیی بن
سعید شہور بابن عالیہ حنبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تہا مین
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حنبلی فقیہ کے کہ پیشوا حنبلیون کا بغداد مین تہا
ایک شخص حنبلیون مین سے کہ کچہہ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکہتا
تہا نزدیک فخر اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تہا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوے تہے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچہا کہ آیا قرض تیرے تجکو پہونچے یا کچہہ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تہا تا اینکہ کہا کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکہتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب پر کیا تشنیعین اوپر رسولخدا کی کیان اور اقوال نازیبا و
سب اصحاب کے باواز بلند سے بیباکانہ کر گئے ہین پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگون کا کیا ہے قسم خدا کی کہ خود صاحب قبر نے اون
لوگون کو تعلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگون کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ہان واللہ کہا اے آقا پس اگر علی حق
پر تہے تو ہم لوگ کیون فلان اور فلان کو دوست رکہین اور اگر
باطل پر تہے پس کسواسطے ہم اونکو دوست رکہین چاہیے کہ تبرا کرین
ہم اونسے یا اون دونون سے پس ابن غالیہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل نا
جلدی اوٹہے اور کفشون کو پہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

مین سے لکھے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفاے قاضی عیاض
وغیرہا مین احادیث اس باب مین منقول ہین کہ جو شخص کہ سب اصحاب
کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا مین یہ حدیث بھی ہے کہ من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنے جو شخص کہ سب
کرے میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور آدمی
سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان مین جائز ہوگا تو جواب اوسکا
یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہین ہو سکتی ہین اور
علاوہ برین بیان ہو چکا کہ سب بمعنے فحش طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور
سوا اسکے ہرگاہ بفرمان خدا اور ارشاد رسول خدا و علی مرتضیٰ ثابت
ہو چکا کہ بعض اصحاب غیر ممدوحین قابل لعن ہین تو لامحالہ اصحاب غیر ممدوحین
حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنیٰ سمجھے جاوینگے پس لابد یہ
احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب ممدوحین مین اور وہ احادیث حکم لعن
مخصوص اصحاب غیر ممدوحین کے حق مین قرار پاوینگے اور کتب اہل سنت
سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کئے ہین
جیساکہ تاریخ طبری اور کنز الاعمال مین ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ کا
ابوبکر کے پاس پہونچایا تو ابوبکر کود پڑے اور ڈاڑھی عمر کی پکڑی اور
عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسول کو گالی دے
اور شرح صحیح البخاری مین ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب
سے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشر والفتنۃ یعنے قتل کرے خدا

سعد کو پس تحقیق کہ وہ صاحب شر و فساد ہے اور کنز الاعمال مین ہے کہ
عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اخفقت اللہ بطر اگ یعنے پھیرے
تجھے خدا تیرے مانگی فرج مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے
کہ عثمان نے شان نعمان مین کہ اصحاب رسول سے تھے کہا لعن اللہ نعمان
یعنے لعنت کرے خدا النعمان پر اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ عائشہ
شان مین عثمان کے کہتے ہین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنے لعنت
کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو پس چاہیے کہ اصحاب
ایک دوسرے کو سب اور لعن کرنیکے کے سبب سے منافق اور جہنمی
اور ملعون ہون **فایدہ سیوم** شیعہ لغت مین بمعنے اتباع اور انصار
اور گروہ اور غالب شدہ کے ہین اور لغت مین ہے کہ عرف مین یہ نام
اون لوگون کا ہے کہ دوست رکھتے ہین علی ابن ابی طالبؑ اور اونکے
فرزندون کو اور مشایعت اور متابعت انکی کرتے ہین اور استعمال
اس لفظ کا واحد اور کثیر مین ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
نحل مین لکھا ہے الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیاً یعنے شیعہ وہ لوگ
ہین کہ جن لوگون نے متابعت کی علی کے اور لفظ شیعہ قرآن شریف
مین چند مقام مین ہے وان من شیعتہ لابراہیم اور جنتی ہونے مین
شیعون کے اور انکے فضایل مین احادیث حضرت رسولؐ خدا
کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت مین مذکور اور موجود ہیں چنانچہ
بعض اون مین سے اور آخر مقصد اول مین اس رسالے کے مذکور

ہوئین اور سواے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ مین بلقب شیعہ
معروف اور مشہور نہین ہوا اور ابن اثیر نے حال مین محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول مین لکھا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم فی مذہبہم کبیر فاضل
عندہم مشہور لہ ذکر فیما کان علی المائۃ الثالثۃ یعنے کنیت اون کے
ابو جعفر اور نام اونکا محمد بن یعقوب ہے اور فقہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اون کے مذہب کے تھے اور ساتھہ فضل و بزرگواری
کے موصوف اور تین سو صدی کے علما مین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ
ہین عالم مذہب اہل بیتؑ کے تھے اور مذہب سنت و جماعت سواے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین اور شرح مواقف نے لکھا ہے الامامیۃ کانوا فی الاول
علی مذہب ائمتہم یعنے امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے امامون کے
اور نہایہ جزری مین ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضاؑ تھے اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ان مجدد مذہب الامامیۃ فی
المائۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا یعنے تجدید کرنے والے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی مین تھے امام رضا اور ارباب سیر لکھتے
ہین کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعہ علی مشہور ہوے

اور اسیطرح فریق ثانی اپنے تئین شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تھے
اور جب معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی اپنے لشکر مین حکم دیا کہ
معاذ اللہ منبرون پر سب امیر المومنین اور اونکے اصحاب کی کرین اور
اپنے گروہ کو ملقب بسنت و جماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکھا ہے کہ جب سنہ ۴۱ھ مین معاویہ اور امام حسن سے صلح ہوے تو معاویہ نے
نام اوس سال کا جماعت رکھا اور صواعق مین ہے کہ سنہ ۶۱ ہجری جب
امام حسین شہید ہوے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکھا پس اس
ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت و جماعت واضح ہے اور جسوقت کہ
جنگ صفین ہوے مسلمان تین فرقہ ہوے تابعان علی بشیعہ علی نامور
ہوے اور تابعان معاویہ سنت و جماعت مشہور ہوے اور ایک گروہ
نے دونون سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہین فایدہ چھیا رہم مسند
احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین الستہ اور صحیح ابوداود اور صحیح بخاری مین آیا ہے
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مومن
ولا یبغضک الا کافر او منافق یعنے اے علی دوستی رکھے گا تم سے مگر مومن
اور دشمنی رکھے گا تم سے مگر کافر اور منافق اور صحاح مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن یعنے محبت نکریگا
علی سے منافق اور دشمنی نرکھے گا اون سے مومن اور صحاح مین
ہے من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی یعنے جسنے
محبت کی علی سے بتحقیق کہ مجھہ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی

عالی ہے تحقیق کہ مجھ سے عداوت کی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عترت کا
ایک شخص ہے تین شخصوں میں سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہر یعنے ماں اوسکی حالت حیض میں حاملہ ہوئے اور طبرانی اور حاکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھ صلوۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہو اہل بیت
محمد کا داخل ہوگا آتش دوزخ میں اور احمد حنبل نے مناقب میں ابن
عباس سے روایت کی ہے قال لما نزلت لا اسئلکم علیہ اجرا الا
المودۃ فی القربی قالوا یا رسول اللہ صلعم من قرابتک ہؤلاء وجبت
علینا مودتہم قال علی و فاطمہ و اولادہما و قال النبی صلعم والذی
نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا ادخلہ النار حاصل معنے یہ
کہ جسوقت نازل ہوئے آیت لا اسئلکم کہا لوگون نے یا رسول اللہ
کون ہیں قرابت دار آپکے کہ واجب ہوی ہم لوگون پر محبت اونکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علی اور فاطمہ ہیں اور اولاد اون دونونکی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جان میرے اوس کے
قبضہ قدرت میں ہے کہ نہ دشمنی رکھے گا اہل بیت سے کوئی مگر یہ کہ
حق تعالے اوسکو داخل کریگا جہنم میں بملاحظہ ان احادیث اور مثل
احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت میں کثرت سے موجود
ہیں حضرات اہل سنت مجبور ہوے کہ دعوی محبت اہل بیت کا کرتے ہیں

بلکہ جناب شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں بکمال
خلافت اپنے تئین شیعہ قرار دیا ہے لیکن در واقع یہ دعوی انحضرات کا
محض مصنوعی اور زبانی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہے کیونکہ
ونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
ظاہر ہے حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہے چنانچہ
احمد حنبل نے مسند جعفر میں روایت کی ہے کہ اَلرَّجُلُ لَایَکُونُ مُؤمِناً حَتّیٰ
یَتَحَقَّق حُبًّا قَلبِیًّا یعنے مرد نہیں ہوتا مومن جبتک کہ عداوت شیر کے علی
سے نہ چھوڑے اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہے
کہ جو شخص کلمہ شہادتین کے داخل بہشت ہوگا مگر وہ شخص کہ جو یا تعصب ہو
تصرف واسطے میں خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب ہیں اور قاضی
ابن خلکان نے کہ اکابر علماء اہل سنت سے ہیں حال میں علی بن
جہم کے کہ سنگوا اہل سنت بڑا سمجھتے ہیں اور متورع جانتے ہیں لکھا ہے کہ
اِنَّہُ کَانَ مُتَعَذِّرًا رَاَی لِبُغضِ عَلِیٍّ وَالاِنحِرَافِ عَنہُ اِلَّا اَنَّ مَحَبَّتَہُ لَاتَجتَمِعُ مَعَ التَّسَنُّنِ
یعنے تحقیق کہ وہ معذور تھا عداوت علی میں اور منحرف ہونے میں اوسے
اس واسطے کہ تحقیق کہ محبت علی کی نہیں جمع ہوتے ساتھ تسنن کے
یعنے یہ امر نہیں ہو سکتا کہ سنی ہو اور دوست بھی ہو علی کا اور محی الدین
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکھا ہے اور کمال الدین دمیری نے
حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے اَلمُتَوَکِّلُ کَانَ یَتَظَاہَرُ بِبُغضِ عَلِیٍّ یعنے متوکل
ظاہر کرتا تھا دشمنی علی کی اور سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے

سنۃ ستۃ وثلاث مائۃ امر المتوکل بہدم قبر الحسینؑ وہدم ما حولہ
من الدور ان یعمل مزارع ومنع الناس من زیارتہ یعنے ۲۳۶ھ ہجری
مین حکم کیا متوکل نے واسطے منہدم کرنے قبر حسینؑ کے اور منہدم کرنے
اوس چیز کے کہ جو گرد قبر کی تہی اور حکم دیا اوسنے کہ زراعت کرین
اوسپر زراعت کرنیوالے اور منع کیا لوگون کو اوسکی زیارت کرنے سے
اور ابن عربی مالکی نے لکہا ہے ما قتل الحسین الا بسیف جدہ ای لان
الخلیفۃ والحسین بغی علیہ والبیعۃ سبقت لیزید یعنے نہین قتل ہوے
حسینؑ مگر اپنے نانا کی شمشیر سے سو واسطے کہ یزید خلیفہ تہا اور حسینؑ نے
بغاوت کی اوسپر اور بیعت سبقت کر چکے تہے یزید کیطرف اور بعضی نے
کہ علماے اہل سنت سے ہین لکہا ہے کہ اول خارجی فی الاسلام
حسینؑ ابن علی یعنے پہلا خارجی جو اسلام مین ہوا حسینؑ ابن علی ہین اور
ابن حجر نے صواعق مین لکہا ہے عن الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ وغیرہ
قتل الحسین والحسن وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ
یہیج ابی بغض الصحابہ یعنے غزالی وغیرہ کہتے ہین کہ حرام ہے واعظ پر بیان
کرنا حال قتل حسینؑ اور حسنؑ کا اور بیان کرنا اوس قصہ کا جو واقع
ہوا درمیان صحابہ کے باہمدیگر نزاع اور دشمنی سے پس تحقیق کہ وہ
باعث ہوتا ہے دشمنی اصحاب کا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
قول جمیل مین بیان قصہ کربلا اور حال وفات حضرت امام حسینؑ کو
ناجایز لکہا ہے اور مولوی اسمعیل صاحب نے صراط المستقیم مین لکہا ہے

که چونکه حسین ؑ مرتبه شهادت کو فایز هوے تو محل خوشی کا ہے نه مقام غم کا
پس معلوم هوا که اهل سنت جو تهمت محبت کی حضرت امیر المومنین ؑ اور
سایر اهل بیت طاهرین کے اپنے اوپر کرتے هین از قبیل یقولون ما
لیس فی قلوبهم سے یعنے کهتے هین وه بات که نهین ہے اونکے دلون مین
اور از قبیل یقولون ما لا یفعلون سے یعنے کهتے هین وه بات که نهین
کرتے هین اور تحقیق هوا که باطن اونکے خلاف ظاهر اور اقوال اونکے
عکس اونکے اعمال کے گواهی دیتے هین اور بنا بر احادیث کتب معتبره
اپنے بجهت عداوت حضرت امیر المومنین ؑ اور اهل بیت سید المرسلین کے
کافر اور منافق اور اهل جهنم قرار پاتے هین فایده پنجم احوال مین امام
اعظم اهل سنت یعنے جناب ابو حنیفه کے ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین
لکها ہے ان الجمیع اتفقوا علی طعن ابی حنیفه یعنے تحقیق که سب نے اتفاق
کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفه کے اور رساله امام ابو حامد غزالی کا طعن مین
ابو حنیفه کے مشهور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منخول کے مسلک اول
مین لکها ہے فاما ابو حنیفه مرّق جامع ذهنه فی تصویر المسائل و تقریر المذاهب
فکثر خبطه حاصل معنے یه ہے که ابو حنیفه نے بنایا مسایل کو پس زیاده
هوا خبط اوسکا اور پهر غزالی نے کها ہے که فاما ابو حنیفه فقد قلب الشریعة
یعنے ابو حنیفه نے اولٹ دیا شریعت کو اور پهر کها ہے هل هذا الا شقاوة
یعنے یه شقاوت اوسکی تهے اور قاضی عضدی نے عضدیه مین لکها ہے
ان مذهب ابی حنیفه کفر کبیر یعنے مذهب ابو حنیفه کا بڑا کفر ہے

مخالف مذہب کے جنازہ پہر جاتے ہین اور بعد دفن میت کے وارثونکو
پرسا اور دلاسا دیتے ہین دل نہین مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
سُنکے دوسرے کام مین مشغول ہون کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یار حضرت رسول خداؐ کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولی اور پیشوا اور آقا دونون جہان کا تو دنیا
سے اوٹھ جاوے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین
شریک اور حاضر نہون پیغمبر خداؐ کے جسد پاک کو بے غسل اور بے کفن
اور بیدفن چھوڑین مروت اور غیرت اور حمیت سے مونھ موڑین حکومت
اور ریاست کے بند و بست اور خوشی مین سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
ہوکے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے جناب ابوبکر کو خلیفہ بنا ئین
ہاتھ بیعت کا اونکے ہاتھ پر رکھکے تالیان خوشی کی بجائین مبارکبادکا
شور مچائین احسانِ رسول خداؐ کو بہولائین عزا ایسے کا تو کیا ذکر کہ
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستائین عمزدون پر پہاڑ مصیبت کے
گرائین اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین و تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تہا تو ذرا
سجہنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعوائے خلافت
کسی نے خروج نہین کیا تہا بلغور وفات حضرت رسول خداؐ عرب
صحرائی کا مدینہ منورہ پر دھاوا نہین آیا تہا قبر مین ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تہا سقیفہ بنی ساعدہ سے

اسیطرح مجدالدین فیروز آبادی نے ابو حنیفہ کو کافر لکھا ہے اور کتاب
منخول مین ہے کہ شافعی اور ابو حنیفہ فیمابین اپنے ایک دوسرے کی
تکفیر کرتے تھے اور شیر کہ علماے اہل سنت سے ہین کہتے تھے کہ
ایک کف خاک بہتر ہے ابو حنیفہ سے اور سفیان مالک اور عمار شافعی
کہتے تھے کہ پیدا نہین ہوا کوئی شخص اسلام مین شوم زیادہ ابو حنیفہ سے
اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کی کتابون کو دیکھا مینے ایک سو
تیس ورق پر خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکھا مینے اور امام
مالک کہتے تھے کہ ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر اسے
ابو حنیفہ سے ہوگا جب یہ اوصاف ہین امام اعظم یعنے بہت بڑے امام کا
اہل سنت کے تو اونکے چہوٹے اماموں کے حالات کے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہین ہے **فایدہ ششم** رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
نے کتاب ملل و نحل مین لکھا ہے کہ اصحاب ثلثہ نے تجہیز و تکفین حضرت
رسول کی نہ کی اور متوجہ امور دنیوی کے ہوے اور غیبت علی کو
فرصت جانکے لوگون سے بیعت لے اس مقام مین مؤلف کہتا ہے
اور خدمت مین ارباب انصاف اور امانی فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور برادری
دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیال اپنے عزت
اور شان یا شخص میت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

وقت تکا حضرت رسول خدا تک دو ایک کوس کا فاصلہ نہ تھا
چند قدم کی مسافت تھی ایک لحظہ کی فرصت بہر نہ کوئی بلا تھی نہ آفت
تھی کیونکر اون بدبخت مصاحبون کے دلون نے مانا کہ چند قدم کے
تشقیف گوارا کرکے اپنے آقا اور سرور کو مثل ندے اپنے
جی کے آخری زیارت نہ کرلے ہائے ہائے کیسی ولا اور محبت
اور اخلاص تھا واسطے واے کیسی ارادت اور عقیدت اور
اختصاص تھا الحمدللہ کہ یہ رسالہ عجالہ بتاریخ ولادت باسعادت
حضرت امیرالمومنین سید الوصیین اسداللہ الغالب علی ابن
ابی طالب یعنی تیرہوین رجب المرجب سنہ ۱۲۹۱ ایک ہزار دو سو
اکانوے ہجری کو ختم ہوا حق تعالی اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو
سیئات کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس
عاصی کو زمرۂ شیعیان اور صف علی ابن ابی طالب
مین اور یہ مختصر مشہور ہو عوام فرقہ ناجیہ اثنا
عشریہ مین اور دوستونکے لیے موجب کوشش تمام
کا پیروی دوازدہ امام علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور دوسرون کیواسطے موجب
استبصار اور راہ ہدایت کا ہو
والسلام علی من اتبع
الہدیٰ فقط